بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ ۶۶

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے رضی اللہ عنہ
پہلے مبلغ اسلام جو ۱۹۱۳ء میں لندن بھجوائے گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ کی باتیں

غیبت سے بچو!

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا

(ترجمہ) ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

(تشریح) غیبت کے معنی ہیں کسی کے متعلق اس کے پیٹھ پیچھے کوئی ایسی بات کہنی کہ اگر وہی بات اس کے منہ پر کہی جائے تو اُسے بُری معلوم ہو۔ اگر وہ بات سچی ہو تب تو اُسے غیبت کہتے ہیں اور اگر جھوٹی ہو تو وہ بہتان ہے۔

غیبت کرنے کی اللہ تعالیٰ نے بہت ہی سخت ممانعت کی ہے اور فرمایا ہے کہ "غیبت کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے"! بتلاؤ اس سے زیادہ بُری مثال اور کیا ہو گی؟ ماں باپ سے اپنے بھائی بہنوں کی شکایت کرنی اور اُستاد سے اپنے ہم جماعتوں کی چغلیاں کھانی۔ یہ بھی غیبت ہے۔ اُس سے جہاں تک ہو سکے بچنا چاہیئے + (اللہ کی باتیں)

رسول اللہ کی باتیں

چھوٹوں پر رحم کرو اور بڑوں کا ادب کرو

عَنِ ابْنِ السَّرْحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ (ابوداؤد)

(ترجمہ) ابن سرح رضؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص ہم میں سے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہم میں سے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(تشریح) اس حدیث میں تعلقاتِ باہمی کا ایک سنہری گُر بیان کیا گیا ہے۔ دنیا میں اکثر فسادات اور جھگڑے اس لئے ہوتے ہیں کہ بڑے لوگ چھوٹوں کیساتھ شفقت اور رحم کا سلوک نہیں کرتے اور چھوٹے لوگ بڑوں کے واجبی احترام سے غافل رہتے ہیں۔

اس حدیث میں جو صغیر اور کبیر کا لفظ آتا ہے اس سے عربی محاورہ کے مطابق ہر قسم کے چھوٹے بڑے مراد ہیں۔ خواہ یہ فرق اثر و رسوخ کے لحاظ سے ہو یا افسری ماتحتی کے لحاظ سے یا دولت کے لحاظ سے ہو یا رشتہ کے لحاظ سے ہو اور یا عمر کے لحاظ سے ہو۔ بہرحال جس جہت سے بھی فرق ہو گا ہر بڑے کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ اپنے سے چھوٹے کیساتھ شفقت و محبت کا سلوک کرے اور ہر چھوٹے کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ اپنے سے بڑے

+ کیساتھ واجبی ادب و احترام سے پیش آئے۔ اور جو شخص ایسا نہیں کرتا اسکے متعلق ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لیس منّا "وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔ (جالیس جواہر پارے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہمارا مقصد دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے

اس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو

"اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ ہم نیکیوں کے مقابلہ میں سست ہوں۔ نیکی کے میدان میں اپنے باپ اور بھائی سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔۔۔ اس دنیا میں مقابلہ ہو رہا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ اس مسابقت میں سب سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ ہم میں سے ہر فرد اپنے نفس کو ٹٹولتا رہے اور دوسروں کیساتھ ایک گہری محبت اور شفقت پیدا کرنے کی کوشش کرے اور سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے بس یہی ایک مقصد اپنے سامنے رکھے کہ ہم نے اسلام کو دنیا میں غالب کرنا ہے۔ جب تک یہ روح ہمارے اندر پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ہم اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صـ ۲۵۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہ سلسلہ تیاری امتحان بدر الاطفال

چند ضروری باتیں

کلمہ طیبہ:- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

اللہ کون ہے؟ — جس نے زمین و آسمان پیدا کیا

— جس نے تمام انسانوں کو پیدا کیا

— جس نے مجھے پیدا کیا۔

اللہ کی شان کیا ہے؟

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (قرآن)

(اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟

— اللہ کے رسول ہیں۔

— جو مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔

— جنہوں نے ہمیں دینِ اسلام سکھایا۔

— جو سب نبیوں کے سردار ہیں۔

مجدّدینِ اسلام

ایک حدیث

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔

(ابوداؤد)

(یقیناً اللہ مسلمانوں کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک ایسا مصلح اور مجدّد مبعوث فرمائے گا جو ان کی اصلاح کر کے دین کو پھر زندہ کر لے گا)

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ اسلام کی ترقی کے لئے رسولِ کریم کے بعد ہر سو سال پر مجدد دین کو کھڑا کرتا رہا ہے جیسے پہلی صدی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود موجود تھے اس لئے مجدّد کی ضرورت نہ تھی۔

دوسری صدی کے مجدّد۔ حضرت امام شافعیؒ

تیسری صدی کے مجدّد۔ حضرت ابو شرح و ابوالحسن الشعریؒ

چوتھی صدی کے مجدّد۔ حضرت ابو عبید اللہ نیشاپوریؒ

پانچویں صدی کے مجدّد۔ حضرت امام غزالیؒ۔

چھٹی صدی کے مجدّد۔ حضرت سیّد عبد القادر جیلانیؒ

ساتویں صدی کے مجدّد۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آٹھویں صدی کے مجدّد۔ حضرت حافظ ابن حجر عسقلانیؒ
نویں صدی کے مجدّد۔ حضرت امام سیوطیؒ
دسویں صدی کے مجدّد۔ حضرت امام محمد طاہر گجراتیؒ
گیارہویں صدی کے مجدّد۔ حضرت مجدّد الف ثانی سرہندیؒ
بارہویں صدی کے مجدّد۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ
تیرھویں صدی کے مجدّد۔ حضرت سیّد احمد بریلویؒ
چودھویں صدی کے مجدّد۔ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام۔

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ :-

حضرت مفتی صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ آپ نوجوانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے اور پھر قادیان ہی تشریف لے آئے۔ آپ کو حضور کے زمانہ میں سلسلہ کی بڑی خدمات سرانجام دینے کا موقع ملا۔ خلافتِ ثانیہ میں آپ کو انگلستان اور امریکہ میں بطور مبلغ کام کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کے دو واقعات درج ذیل ہیں :-

ایک اکیلا آدمی کیا کر سکتا ہے :-

امریکہ میں تبلیغِ اسلام کرتے ہوئے حضرت مفتی صاحبؓ کو دو سال ہوئے تھے۔ ایک سوسائٹی نے آپ کو اپنے ہاں اسلام پر لیکچر دینے کے لئے بلایا اور سارا خرچ خود برداشت کیا۔ جب حضرت مفتی صاحبؓ وہاں پہنچے تو ایک ہوٹل کی بائیسویں منزل پر ان کے ٹھہرانے کا انتظام تھا اور تیس روپے روزانہ ان کے خرچ کے لئے مقرر کئے۔ وقتِ مقررہ پر جب حضرت مفتی صاحبؓ نے لیکچر دیا تو تمام سامعین نے توجہ اور شوق کیساتھ اسے سُنا۔ لیکچر کے خاتمہ پر ایک پادری صاحب اٹھے اور فرمانے لگے کہ

"آپ جو تنِ تنہا ہندوستان سے چل کر یہاں آئے ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کس طرح کامیاب ہو جائیں گے؟ اور یہاں کونسا تیر مار لیں گے۔ ہم نے سینکڑوں مشنری ہندوستان بھیجے ہوئے ہیں جو دن رات نہایت تندہی کیساتھ اپنے کام میں مصروف ہیں ان کے مقابلہ میں آپ اکیلے آدمی یہاں کیا کر لیں گے!"

جب حضرت مفتی صاحبؓ اس بات کا جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو صدر جلسہ نے کہا کہ یہ بات ہی فضول ہے۔ اس کا جواب دینے کی کیا ضرورت ہے؟

حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ "یہ بڑا ضروری سوال ہے اور میں اس کا جواب ضرور دوں گا۔ اس کے بعد مفتی صاحبؓ پادری کی طرف مخاطب ہوئے اور کہا :-

"جو سوال آپ نے اس وقت اُٹھایا ہے
یہ اسلام کی صداقت کا ایک ثبوت ہے
گویا آپ نے اپنے منہ سے اسلام کے
برحق ہونے کا اقرار کر لیا ہے!"

پادری صاحب :- یہ کس طرح؟ ذرا تفصیل سے سمجھائیے۔

صادق :- آپ کے پادریوں نے سو برس میں اربوں روپیہ پانی کی طرح بہا کر ہندوستان میں جو کچھ کام کیا ہے اسے دیکھئے اور مجھ اکیلے نے دو برس میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو کچھ کام کیا ہے اس کا مقابلہ کیجئے۔ آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ نسبت کیا ہے۔ اور کس نے کام زیادہ کیا۔ اور غیر ملک میں مجھ اکیلے کی کامیابی ہی عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی عظیم الشان فتح کا ثبوت ہے۔

۲۔ دعا کا ایک عجیب کرشمہ:۔

حضرت مفتی صاحب سنایا کرتے تھے کہ "جب میں ہندوستان سے انگلینڈ کے لئے روانہ ہوا تو پاسپورٹ کی رو سے راستہ میں فرانس نہیں اُتر سکتا تھا لیکن میرا بڑا دل چاہتا تھا کہ فرانس میں اتروں۔ اس کا ذکر میں نے افسر جہاز سے کیا اس نے کہا کہ تم فرانس میں صرف اس صورت میں اُتر سکتے ہو جب تمہارے پاس اتنا خرچ ہو۔ جب میں نے اپنے سرمایہ کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ جس قدر کپتان کہتا ہے کہ خرچ ہوگا میرے پاس اس سے دو پونڈ کم تھے۔ میں نے سوچا کسی سے یہ رقم قرض لے لوں۔ مگر جہاز میں میرا کوئی بھی شناسا نہ تھا کس سے لیتا۔ آخر جب بالکل مایوس ہو گیا تو میں نے دعا کی کہ اے زمین و آسمان کے مالک۔ اے خشکی اور تری کے مالک۔ تُو ہر چیز پر قادر ہے اور تجھے ہر قسم کی قدرت اور طاقت حاصل ہے۔ تُو جانتا ہے کہ مجھے اس وقت دو پونڈ کی ضرورت ہے۔ پس تُو مجھے یہ دو پونڈ دیدے۔ خواہ آسمان سے گرا خواہ سمندر سے نکال مگر دو ضرور۔ میں نے بہت ہی الحاح اور زاری کے ساتھ خدا سے دعا مانگی اور دعا مانگنے کے بعد مجھے پختہ یقین ہو گیا کہ مجھے دو پونڈ ضرور مل جائیں گے مگر میری یہ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ بالکل اجنبی جگہ اور بالکل اجنبی آدمیوں میں یہ دو پونڈ کس طرح ملیں گے؟

یہ جنگ یورپ کا زمانہ تھا۔ جہاز چلتے چلتے یکدم ایک ایسی جگہ ٹھہر گیا جہاں پہلے کبھی نہیں ٹھہرا تھا۔ میں نے اس خیال سے کہ جنگ کا زمانہ ہے ممکن ہے اس جگہ ہمارے کچھ احمدی دوست ہوں۔ کپتان جہاز سے کہا کہ مجھے خشکی پر جانے کی اجازت دیں لیکن اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ آپ یہاں ہرگز نہیں اُتر سکتے ہم تو ویسے ہی یہاں سمندر کی حالت معلوم کرنے کے لئے اتفاقاً ٹھہر گئے ہیں ورنہ اس سے پہلے یہاں آج تک کبھی کھڑے نہیں ہوئے۔

تھوڑی دیر میں میں نے دیکھا کہ ایک کشتی جہاز کی طرف آ رہی ہے۔ میں نے کپتان سے کہا کہ یہ کشتی یہاں کیوں آ رہی ہے جب یہاں اُترنے کی اجازت ہی نہیں؟ کپتان نے کہا کہ مجھے پتہ نہیں کیوں آ رہی ہے۔ پاس آئے تو حالات کا علم ہو۔

جب کشتی جہاز کے قریب آئی تو میں نے پہچانا کہ اس میں ہمارے احمدی بھائی حاجی عبدالکریم صاحب تھے۔ انہوں نے کسی طرح سُن لیا تھا کہ میں فلاں جہاز سے انگلستان جا رہا ہوں اور فلاں وقت جہاز یہاں سے گزرے گا۔ ان کو معلوم تھا کہ جہاز یہاں نہیں ٹھہرے گا پھر بھی وہ ساحل پر آ گئے تھے لیکن جب جہاز جزیرہ کے سامنے آکر اچانک ٹھہر گیا تو وہ کشتی لے کر جہاز کے پاس آ گئے۔ کپتان نے ان کو دریافتِ حال کے لئے اوپر آنے کی اجازت دی۔ خیر وہ مجھ سے ملے اور اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد جب رخصت ہونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لگے تو یہ کہہ کر دو پونڈ میری جیب میں ڈال دئے کہ "مجھے کچھ مٹھائی آپ کے لئے لانی چاہیئے تھی مگر مجھے تو اس کا وہم بھی نہ تھا کہ جہاز ٹھہر جائے گا اور میں آپ سے مل سکوں گا۔ اس لئے یہ دو پونڈ مٹھائی کے لئے ہیں۔ رکھ لیں"

فی الحقیقت دعا ایک بڑی ہی عجیب و غریب چیز ہے جو ہر مشکل موقع پر کام آتی ہے۔

اطراف اور قطب ستارہ معلوم کرنا

ہم مسلمان ہیں ہمیں دن میں پانچ بار نماز پڑھتے وقت قبلہ (خانہ کعبہ جو مکہ معظمہ میں ہے) کی طرف منہ کرنا ہوتا ہے۔ اگر ہمیں اطراف کا صحیح علم ہو گا تو ہم قبلہ کی طرف ٹھیک طور پر منہ کر سکیں گے۔ دن کے وقت اطراف معلوم کرنے کا آسان ذریعہ یہ ہے۔

جس طرف سے سورج نکلتا ہے اس طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیں آپ کے سامنے مشرق۔ پیچھے مغرب دائیں طرف جنوب اور بائیں طرف شمال ہو گا۔

رات کے وقت معلوم کرنا ہو تو قطب ستارہ کو پہلے معلوم کریں وہ ہمیشہ شمال کی طرف رہتا ہے۔ اس طرف منہ کر کے کھڑے ہوں تو آپ کے دائیں مشرق۔ بائیں مغرب اور پیچھے کی طرف جنوب ہو گا۔ قطب ستارہ کا نقشہ یوں ہوتا ہے:-

(قطبی ستارہ ہمیشہ شمال کی طرف رہتا ہے)

اطراف کا صحیح علم آپ کو سفر میں بھی مفید ثابت ہو گا خصوصاً بحری اور ہوائی سفر میں۔

قطب نما کے ذریعہ سے بھی اطراف آسانی سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتدائی طبّی امداد

اگر کوئی شخص اچانک صدمہ سے یا حادثہ سے دوچار ہو جائے تو اسے ابتدائی طبّی امداد پہنچانے کے متعلق مندرجہ ذیل ضروری باتوں کا خیال رکھیں:۔

۱۔ یہ فیصلہ جلد کیا جائے کہ مریض کو کہاں لیجانا زیادہ بہتر ہے۔ اس کے اپنے گھر میں۔ ہسپتال میں یا کسی اور موزوں مقام پر۔ اگر مریض کو اس کے گھر لے جانا بہتر سمجھا گیا ہو تو مکان پر پہلے سے واضح اور مفید مطلب خبر بھیج دینا گھر والوں کے لئے شکر گزاری اور سہولت کا باعث ہوتا ہے۔

۲۔ طبّی امداد جلد سے جلد حاصل کرنی ضروری ہے اور یہ فیصلہ کہ مریض کو ڈاکٹر کے پاس لے جانا ہے یا ڈاکٹر کو بُلوانا ہے اچھی طرح سوچ سمجھ کر کیا جانا چاہیئے۔ ڈاکٹر کو بُلانے کی صورت میں مریض کا مقام اور ضروری تفصیل لکھ کر بھیجی جائے۔

۳۔ پہلی امداد پہنچانے والے کو ڈاکٹر کے فرائض اور ذمہ داریاں ہرگز نہ لینی چاہئیں۔ اس کا فرض صرف پہلی امداد بہم پہنچانا ہے۔

صدمہ کی صورت میں پہلی طبّی امداد

۱۔ صدمہ کیا ہے۔

صدمہ اس یکلخت جسمی کمزوری کو کہتے ہیں جو کسی حادثہ کے بعد مریض میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اصل تکلیف سے پہلے صدمہ کا علاج یا صدمہ کا کم کرنا ضروری ہوتا ہے۔

۲۔ صدمہ کن اُمور سے بڑھ جاتا ہے۔

۱۔ خون کے زیادہ مقدار میں نکل جانے سے۔

۲۔ ٹھنڈک پہنچنے سے۔

۳۔ شدید درد کی وجہ سے۔

۴۔ دماغی فکر سے۔

۳۔ صدمہ کی کیا علامات ہیں:۔

۱۔ چہرہ اور ہونٹ پیلے پڑ جاتے ہیں۔

۲۔ ماتھے پر ٹھنڈے پسینے آتے ہیں۔

۳۔ جلد ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔

۴۔ نبض بہت تیز اور کمزور ہو جاتی ہے۔

۵۔ سانس اُکھڑنے لگتا ہے۔

۶۔ حرارتِ بدن کم ہو جاتی ہے۔

۴۔ صدمہ کا فوری علاج کس طرح کیا جائے۔

۱۔ اگر خون شدت سے جاری ہو تو اسے بند کیا جائے۔

۲۔ مریض کو کسی کمبل یا گدے پر فوراً لٹا دیا جائے سر دھڑ سے نیچا رکھا جائے اور ایک طرف کو مُڑا ہوا۔

۳۔ گلے سینے اور کمر کے ارد گرد کے کپڑوں کو ڈھیلا کر دیا جائے۔

۴۔ مریض کو تازہ ہوا پہنچائی جائے۔

۵۔ مریض کو کمبل۔ رضائی یا کوٹوں وغیرہ سے خوب گرم رکھا جائے۔

۶۔ مریض کو تسلی اور حوصلہ دیا جائے۔

۷۔ مریض کی حالت یا چوٹوں کا تذکرہ مریض کے سامنے نہ کیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۸۔ مریض کو کوئی گرم چیز مثلاً چائے یا دودھ پلایا جائے۔

خون بہنے کی صورت میں ابتدائی طبّی امداد

۱۔ خون کا بہنا تین قسم کا ہوتا ہے:۔

۱۔ شریانی خون بہنا۔ یہ خون صاف اور سُرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ اور تیزی سے نکلتا ہے۔ اور اچھل اچھل کر بہتا ہے۔

۲۔ وریدی خون بہنا۔ یہ خون گہرا نیلگوں ہوتا ہے اور مسلسل بہتا ہے۔

۳۔ باریک رگوں سے بہنا۔ یہ خون بھی سُرخ ہوتا ہے مگر آہستہ بہتا۔ ٹپکتا یا رِستا ہے۔

۲۔ خون بہنے کی صورت میں کیا احتیاط کی جائے۔

۱۔ جب خون جمنے لگے تو وہ خود بخود بند ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں زخم کو نہ چھیڑا جائے۔

۲۔ زخم کو صاف رکھا جائے اور گرد و غبار وغیرہ سے بچایا جائے۔

۳۔ اگر گرد و غبار پڑ گیا ہو تو جوش دیکر پھر ٹھنڈے کئے ہوئے پانی کو اوپر بہایا جائے تاکہ گرد و غبار دُور ہو جائے۔

۳ شریانی خون کا علاج

۱۔ مریض اگر کھڑا ہو تو بٹھا یا لٹا دیا جائے۔ اس سے خون کا زور کم ہو جاتا ہے۔

۲۔ خون بہنے والے حصّے کو اونچا رکھا جائے۔

۳۔ خون بہنے کے مقام پر انگوٹھے یا انگلیوں سے دبا دُوڈالا جائے۔

۴۔ زخم پر پٹی باندھ کر طبّی امداد کی کوشش کی جائے۔

وریدی خون کا علاج

۱۔ زخم پر انگلیوں سے دباؤ ڈالا جائے۔

۲۔ زخم کے جس طرف دل ہو اس سے دوسری جانب کس کر پٹی باندھ دی جائے۔

۳۔ زخم پر اور اسکے گرد ٹنکچر آیوڈین لگائی جائے۔

۴۔ زخم پر صاف روئی رکھ کر پٹی باندھ دی جائے۔

باریک رگوں کے خون کا علاج

۱۔ تمام زخم اور آس پاس کی جلد پر ٹنکچر آیوڈین لگائی جائے۔

۲۔ خشک اور صاف کپڑا یا روئی کا پھایا رکھ کر پٹی باندھ دی جائے۔

۴۔ عارضی پٹی باندھنے کا کیا طریق ہے۔

۱۔ زخم کو کسی صاف ململ یا کسی اور سفید ٹکڑے سے ڈھانک دیا جائے۔ اگر ململ وغیرہ نہ ملے تو صاف رومال یا صاف کاغذ مثلاً لفافے کا اندرونی حصہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ صاف پٹی ملنے پر یہ عارضی اشیاء فوراً دُور کر دی جانی چاہئیں۔

۲۔ خون جاری ہو تو اسے روکنے کے لئے کسی صاف کپڑے کی چار تہیں کر کے اسے ٹھنڈے پانی میں بھگو کر اتنا نچوڑا جائے کہ قطرے ٹپکنے بند ہو جائیں۔ پھر وہ گدی زخم پر رکھ دی جائے اور اسے جلدی جلدی ہلایا جائے تاکہ تری اور ٹھنڈک قائم رہیں۔

۳۔ درد کو دُور کرنے کے لئے ٹھنڈے پانی کی بجائے گرم پانی استعمال کیا جائے جونہی گدی ٹھنڈی ہو جائے اس کو ہٹا کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلۂ سیرت

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

منصور احمد عمر

عزیز بچو! اس سلسلۂ سیرت کے زیر عنوان میں کا ایک نیا سلسلہ شروع کیا جاتا ہے اس کی ابتداء اس انسانِ کامل کی سیرت طیبہ سے کی جاتی ہے جس کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے بہترین نمونہ کے طور پر پیش کیا یوں تو سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر واقعہ اور آپؐ کی سیرت کا ہر حصہ ہی نہایت شاندار اور بے مثال ہے مگر سرِ دست آپؐ کی حیاتِ طیبہ کے چند ایک واقعات جو کہ بظاہر عام اور معمولی معلوم ہوتے ہیں لیکن دراصل بہت ہی بے نظیر اور قابلِ تقلید ہیں درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

۱- ایک مرتبہ بارش ہوئی سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) باہر تشریف لائے اپنی زبانِ مبارک باہر نکالی اور بارش کا ایک چھوٹا سا قطرہ اپنی زبان پر لے لیا۔ جب حضور سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ میرے محبوب کی طرف سے رحمت نازل ہوئی ہے میں نے محبت کی خاطر اسے اپنی زبان پر لیا اور چکھا ہے۔ اس بظاہر ایک معمولی سے واقعہ سے سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالیٰ سے گہرے تعلق کا اندازہ ہوتا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح ہمیں اللہ تعالیٰ کی ادنیٰ سے ادنیٰ نعمت کا بھی شکر ادا کرتے رہنا چاہیئے۔

۲- عزیز بچو! سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جو جنگیں کفار سے لڑی گئیں بعض منافقین اور کمزور ایمان والے مسلمان ان میں شامل ہونے سے کتراتے تھے۔ اسی طرح بعض مجبوراً جنگوں سے پیچھے رہ جاتے تھے۔ جنگوں کے اختتام پر سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پیچھے رہنے والوں سے جنگ میں شامل نہ ہونے کی وجوہات دریافت فرمایا کرتے تھے اور جن کو معاف کرنا ہوتا تھا معاف کر دیتے تھے اور جن کو سزا دینی ہوتی تھی انہیں سزا دے دیتے تھے اسی طرح جنگِ تبوک کے موقعہ پر ہوا۔ ایک بزرگ صحابی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کسی غلطی کی وجہ سے جنگ میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ بعد میں جب سیدنا حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پیچھے رہنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے صاف صاف اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا اور منافقین کی طرح جھوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بول کر چھوٹ جانے کی کوشش نہ کی۔ اس بزرگ صحابی کو ایک عرصہ کے لئے مسلمانوں سے گفتگو کرنے سے روک دیا گیا۔ یہی بزرگ صحابی حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب مجھ سے سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر سب مسلمانوں نے بولنا چھوڑ دیا تو میں بڑے غم اور تکلیف میں مبتلا ہو گیا۔ اسی اثنا میں ایک مرتبہ مسجد میں سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز پڑھ رہا تھا تو میں نے ترچھی نظر سے دیکھا کہ سیدنا حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مجھے ترچھی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ اس سے سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے صحابہ سے شفقت اور محبت کا پتہ چلتا ہے۔

۳۔ جب مکہ فتح ہوا تو سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد کو سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملانے کے لئے لائے۔ سیدنا حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں کیوں تکلیف دی ہے مجھے ہی بلا لیا ہوتا۔ میں خود ہی ان کو گھر پر جا کر مل آتا۔

۴۔ ایک مرتبہ سیدنا حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ سفر پر جا رہے تھے راستے میں کھانے کے لئے ایک جگہ پر قافلہ ٹھہرا۔ ہر ایک صحابی کے سپرد مختلف کام کر دئے گئے لیکن سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام کی خاطر آپؐ کے سپرد کوئی کام نہ کیا گیا۔ سیدنا حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کیوں بھائیو! میرے سپرد کوئی کام نہیں کیا؟ اس پر آپؐ خود ہی جنگل سے لکڑیاں اکٹھی کرنے لگ پڑے اور فرمانے لگے کہ میرے سپرد یہ کام ہوا۔ اس واقعہ سے آپؐ کی سادگی اور صحابہ کرامؓ سے ہمدردی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

(۵) ایک مرتبہ آپ ایک سواری پر سفر کر رہے تھے اور آپؐ کے ساتھ ایک صحابیؓ سواری کی لگام پکڑے جا رہا تھا۔ کچھ سفر کرنے کے بعد آپؐ سواری سے نیچے تشریف لائے اور اپنے ساتھی کو فرمانے لگے کہ اب تم سوار ہو جاؤ میں پیدل چلوں گا۔ اسی طرح سارا سفر باری باری سواری کر کے ختم ہوا۔ یہ واقعہ آپؐ کے حسنِ سلوک کی نہایت ہی شاندار مثال ہے۔

(۶) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بدوی سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور زور زور سے صدقہ کا مطالبہ کرنے لگا۔ آپ نے نہایت تحمل سے فرمایا کہ صدقہ تو سارا ہی میں بانٹ چکا ہوں اگر کچھ بھی باقی ہوتا تو تمہیں دیدیتا۔ اس پر اس بدوی نے آپؐ کے گلے میں کپڑا ڈال کر زور زور سے کھینچنا شروع کیا جس پر سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں مبارک باہر کو نکل آئیں لیکن آپؐ نے اسکو ذرہ بھر نہ ڈانٹا صرف یہی فرماتے چلے گئے کہ اگر میرے پاس ہوتا تو ضرور تمہیں دیتا۔ یہ واقعہ آپؐ کے صبر و تحمل کی بے مثال دلیل ہے۔

(۷) جب سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی وفات کی اطلاع خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی تو آپؐ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ اپنی زندگی میں میں نے اگر کسی پر کوئی سختی یا زیادتی کی ہو تو وہ اس کا بدلہ ابھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس جہان میں مجھ سے لے لے۔ ایک صحابیؓ نے کہا کہ بہت اچھا یا رسول اللہ! اپنی کمر ننگی کیجئے میں اس کہنی مارنے کا بدلہ لینا چاہتا ہوں جو آپؐ نے میری ننگی کمر پر ایک جنگ کے موقعہ پر ماری تھی۔ سیدنا حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کمر ننگی کی تو بجائے کہنی مارنے کے اس صحابیؓ نے آپ کی کمر کا بوسہ لے لیا اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! ہمارے دل و جان قربان ہو جائیں آپؐ پر۔ بھلا آپؐ کسی پر سختی کرنے والے؟ اور پھر آپؐ سے کوئی بدلہ لینے والا؟ میں نے موقعہ غنیمت جانا اور آپؐ کا بوسہ لے لیا۔ اس واقعہ سے سیدنا حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے صحابہؓ سے اُلفت اور ہمدردی ثابت ہوتی ہے۔

(۸) اپنی وفات کے قریب آپؐ نے فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اس دنیا میں رہنا چاہتے ہو یا میرے پاس آنا چاہتے ہو۔؟ سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے میرے خدا! تیری محبت اس دنیا میں رہنے نہیں دیتی اپنے پاس ہی بلا لے۔ تا تجھ سے مل کر اپنی اُلفت اور محبت کی پیاس بجھا سکوں۔ سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے آپؐ کی اللہ تعالیٰ سے بے مثال محبت کا ثبوت ملتا ہے۔

(۹) سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر گھڑی اور ہر لمحہ ہی ذکرِ الٰہی، دعاؤں اور استغفار میں گزارا کرتے تھے۔ آپؐ کی ایک بہت ہی پیاری دعا ہے جو آپ اکثر پڑھا کرتے تھے۔ عزیز بچو! تم بھی اس دعا کو یاد کر لو اور ہر وقت پڑھتے رہا کرو۔ دعا یہ ہے:-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا
وَّاجْعَلْ فِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا۔ وَاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا۔ وَاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا۔ وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا۔ وَاجْعَلْ مِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا۔ وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا۔ وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا۔ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ نُوْرًا۔

(ترجمہ) اے میرے اللہ میرے دل میں نور بھر دے اور میری زبان میں نور بھر دے۔ اور میرے کانوں میں نور بھر دے۔ اور میری آنکھوں میں نور بھر دے۔ اور میرے پیچھے نور کر دے۔ اور میرے آگے نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے۔ اور میرے نیچے نور کر دے اے میرے اللہ مجھے نور عطا کر دے۔ اے میرے اللہ مجھے نور ہی بنا دے۔ (آمین)

عزیز بچو! کوشش کرو کہ ہر معاملہ میں اس انسانِ کاملؐ کی زندگی کی پیروی کرو۔ کیونکہ جب تک ہم ایسا نہیں کرتے بقول حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود "اس وقت تک ہم کبھی خدا تعالیٰ کے پیارے نہیں ہو سکتے"!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احتجاج

تشحیذی بچوں نے یہ انتہائی افسوسناک خبر سُن لی ہوگی کہ حکومتِ مغربی پاکستان نے ہمارے آقا سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تصنیف فرمودہ رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" ضبط کرلیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں اس زمانہ کے امام اور ہمارے مقدّس پیشوا ہیں جن کی قلم سے نکلا ہُوا ایک ایک حرف ہمارے لئے مقدس ہے اور ہمیں دل وجان سے زیادہ عزیز ہے بلکہ ہمارے ایمان کا حصّہ ہے۔ اسلئے یہ اقدام ہمارے لئے انتہائی صدمہ اور دل آزاری کا موجب ہُوا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس حکم کے ذریعے ہمارے مذہب اور دین میں مداخلت کی گئی ہے اور ہمیں مذہبی آزادی کے اس حق سے محروم کرنیکی کوشش کی گئی ہے جو پاکستان کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے۔

ہم اس حکم پر تمام احمدی بچّوں کی طرف سے پُرزور احتجاج کرتے ہیں اور حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرے اور بلا تاخیر اس حکم کو واپس لے کر بے چینی اور اضطراب کی اس لہر کو دُور کرے جو اس حکم کی وجہ سے ساری دنیا کے احمدیوں کے قلوب میں پیدا ہو گئی ہے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں باپ کی محبت

مختار الملک بی اے۔ ربوہ

والدین دنیا میں ہر انسان کے لئے بہت بڑی نعمت ہیں۔ یہ اس قدر عظیم الشان نعمت ہے کہ اس کا جتنا بھی شکر اور قدر دانی سے ذکر کیا جائے وہ کم ہے دنیا میں اگر کوئی وجود کسی انسان سے حقیقی اور نہ ختم ہونیوالی بے مثال محبت اور شفقت کر سکتے ہیں تو وہ اس کے والدین ہوتے ہیں۔ والدین کی اپنے بچوں سے محبت اس قدر شدید پر خلوص اور بے لوث ہوتی ہے کہ دنیا کی کوئی محبت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

والدین کی عزت و احترام اور اطاعت کرنا اولاد کا فرض اوّلین ہوتا ہے۔ اگر ہم اس نقطۂ نظر سے غور کریں کہ ہم پر ہمارے والدین کے کس قدر احسانات ہیں تو ہمیں اس فرض کی اہمیت کا احساس ہو جاتا ہے۔ بچہ اپنی پیدائش سے قبل بھی اور بعد میں بھی اپنی ماں کا محتاج ہوتا ہے۔ اس کی ماں ہی اسے قدم قدم پر سنبھالتی اور سہارا دیتی ہے۔ جب بچہ کو ذرا سی تکلیف ہوتی ہے تو وہ اس کی خاطر بے قرار ہو جاتی ہے۔ بچہ کی پریشانی اور دکھ سے اس کا دل تڑپ اٹھتا ہے۔ وہ اس کے کھانے پینے لباس اور دیگر ضروریات کا خیال کرتی ہے اور بچہ کی پرورش میں اس قدر مشغول رہتی ہے کہ خود اپنے نفس کو بھول جاتی ہے۔ وہ اس کی خاطر راتوں کو جاگتی ہے اور دن کو تکلیف برداشت کرتی ہے تب جا کر کہیں بچہ جوان ہوتا ہے۔ باپ اس کی صحت، لباس اور تعلیم کا مناسب بندوبست کرتا ہے۔ اس کی خوشی کے سامان مہیا کرتا ہے۔ جہاں تک اس کے لئے ممکن ہوتا ہے اس کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ غرض یہ کہ بچہ قدم قدم پر اپنے والدین کی مدد اور توجہ کا مستحق ہوتا ہے۔ ان کی محبت اور شفقت کا دست نگر ہوتا ہے۔ ان تمام حالات سے گزرنے کے بعد وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہوتا ہے بچہ کی پرورش ایسا عظیم احسان ہے کہ کوئی انسان اپنی ساری عمر اس احسان کا بدلہ ادا نہیں کر سکتا پس اولاد کا فرض ہے کہ وہ اپنے والدین کی دل و جان سے اطاعت کرے اور کسی امر میں بھی ان کی نافرمانی نہ کرے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے والدین سے حسن سلوک کی بڑی تاکید فرمائی ہے اور تمام جائز امور میں ان کی اطاعت کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ میرے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس امر پر بہت زور دیا ہے۔ آپؐ نے ایک حدیث میں والدین کی نافرمانی کو تین بڑے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرار دیا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا ہے کہ جنّت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے والدین کی اطاعت و فرمانبرداری سے جنّت جیسی عظیم الشان نعمت حاصل کر سکتا ہے۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بچّے شروع شروع میں اپنے والدین کی اطاعت کرتے ہیں لیکن کچھ عرصہ کے بعد جب بچّے جوان ہو جاتے ہیں اور یا ان کے والدین بوڑھے ہو جاتے ہیں تو اولاد میں اطاعت کا وہ جذبہ باقی نہیں رہتا اور وہ اپنی طاقت کے خیال کی وجہ سے اس عظیم فرض کی عظمت کو فراموش کر دیتے ہیں۔ اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ نیک اور صالح اولاد اس حالت میں بھی اپنے والدین کے ساتھ کسی بدسلوکی یا سختی کے ساتھ پیش نہیں آتی بلکہ پہلے کی طرح یا اس سے بھی بڑھ کر عزّت و احترام کا سلوک کرتی ہے اور ان کے لئے ہر دم اپنی عاجزی اور انکساری کے بازو جھکائے رکھتی ہے۔ مؤدبانہ طریق پر گفتگو کرتی ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ اپنے والدین کیلئے خدا تعالیٰ کے حضور دُعا بھی کرتی ہے۔ پس والدین کا احترام اور ان کی اطاعت بہت ہی اہم اور ضروری امر ہے۔

اگر ہم ایک لمحہ کے لئے اطاعتِ والدین کے اِس دینی پہلو کو الگ رکھتے ہوئے بھی اس بات پر غور کریں تو ہمیں اس کی فضیلت معلوم ہو گی۔ بچّہ جو زندگی کی منازل طے کرتا ہوا جوان ہوتا ہے دُنیا کے نشیب و فراز سے ناواقف ہوتا ہے۔ زندگی میں کامیابی اور مقاصد میں فلاح پانے نیز مشکلات اور خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی تجربہ کار شخص سے رہنمائی حاصل کرے اس صورت میں اس کے والدین اس کی سب سے بہتر امداد کر سکتے ہیں کیونکہ وہ تجربہ کار ہونے کے علاوہ اپنی اولاد سے محبّت اور خیر خواہی کے بہت خالص جذبات بھی رکھتے ہیں جو کسی اور شخص میں ہرگز پائے نہیں جا سکتے۔

پس ان سب معاملات میں اولاد کا اپنے والدین کی رائے پر عمل کرنا اور ان کی اطاعت کرنا بہت ہی مفید اور بابرکت ثابت ہو گا۔ پس دینی اور دنیاوی ہر دو لحاظ سے ان کی اطاعت خیر و برکت کا موجب ہے

والدین کی اطاعت اور خدمت کرنے کا ایک اور بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اولاد اپنے والدین کی مشفقانہ دعاؤں میں حصّہ دار بن جاتی ہے۔ والدین جب اولاد سے خوش ہو کر اس کے حق میں دُعائیں کرتے ہیں تو یہ دعائیں اولاد کے حق میں ایک قیمتی خزانہ ثابت ہوتی ہیں۔

خلاصۂ کلام یہ کہ والدین کی اطاعت کرنا خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسولؐ کے حکم کی تعمیل ہے۔ بڑے ثواب کا موجب ہے اور عظیم الشان دینی و دُنیاوی فوائد کا ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس سعادت سے وافر حصّہ عطا فرمائے۔

آمین

★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

کوئٹہ کا نمونہ قیامت زلزلہ

(محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ بہار کے زمانے میں ایک اور سخت زلزلہ آنیوالا ہے۔۔۔

الفاظ وحیِ الٰہی یہ ہیں:-

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

۔۔۔ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتا نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس مہینے سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے۔"

چنانچہ اس کے بعد کئی زلزلے مختلف ممالک میں آئے جو نمونہ قیامت تھے۔ ازاں جملہ مدت ہوئی ایک سخت زلزلہ کوئٹہ میں بھی آیا جس کا حال اخبار "مشرق" میں چھپا ہے اس سے ظاہر ہے کہ خدا کی بات موسم بہار کے آخری دن (۳۱ مئی) کو کس طرح پوری ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:-

"۳۱ مئی کا سورج کوئٹہ کے ساڑھے ہزار باشندوں پر طلوع نہ ہوا وہ اس قیامت کی نذر ہو گئے جو بڑا عظم کی تاریخ کے بدترین (سخت) زلزلے کی صورت میں رات کو اس شہر پر ٹوٹ پڑی تھی۔۔۔

۲۰ سیکنڈ میں ۶۰ ہزار انسان لقمۂ اجل بن گئے۔ جمعہ کے روز تین بج کر ۷ منٹ پر خوفناک آواز کے ساتھ زمین میں ایسی جنبش آئی کہ۔۔ بیس سیکنڈ کے مختصر عرصہ میں کوئٹہ شہر کی آبادی کو قبرستان میں تبدیل کر دیا۔

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس الگ تھلگ وادی پر قیامتِ صغریٰ گزر گئی۔۔۔

انسانوں کی چیخ پکار بڑی بڑی عمارتوں کا ملبہ اور ان کے سنگین ڈھیروں تلے دفن۔ آن کی آن میں کھنڈر بنا ہوا شہر ایسے روح فرسا مناظر تھے کہ لوگوں کے سامنے وعدے کا دن متحرک تصویروں کی طرح گردش کرنے لگا جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائیگی اور زمین اپنے بوجھ نکال ڈالیگی اور انسان کہے گا اس کو کیا ہوا۔ (۹۹/۱ قرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہی پیارا وطن قادیاں ہے ربوہ میں

وہی زمین وہی آسماں ہے ربوہ میں
وہی پیارا وطن قادیاں ہے ربوہ میں

دلوں میں چشمۂ نورِ یقیں ہے متموّج
ہر اک کے پہلو میں عزمِ جواں ہے ربوہ میں

خدا کے فیض کے متلاشیو اِدھر آؤ
خدا کے فیض کا دریا رواں ہے ربوہ میں

سرِ نیاز کے سجدے کرو یہاں آ کر
جبیں نواز ہر اک آستاں ہے ربوہ میں

دیارِ غیر سے مونسؔ نہیں غرض تجھ کو
تجھے جو چاہیئے وہ گلستاں ہے ربوہ میں

(محمد ہادی مونسؔ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

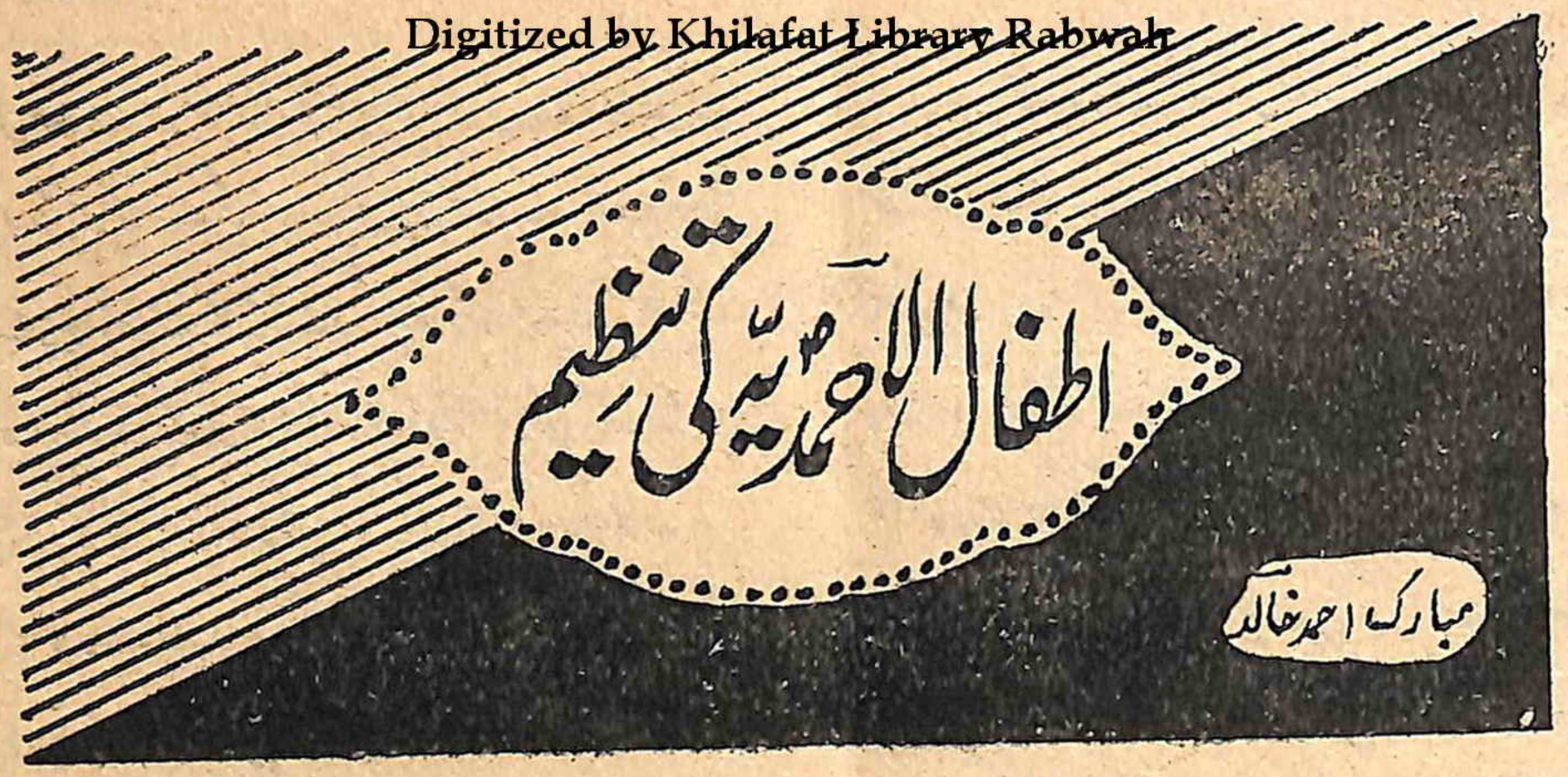

سنہ ۱۹۳۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام فرمایا اور اس کے ساتھ ہی خدام کے چھوٹے عزیزوں کے لئے (جو کہ ۷ سال سے ۱۵ سال کی عمر کے تھے) اطفال الاحمدیہ کی تنظیم مقرر فرمائی تاکہ جماعت کی آئندہ نسل بہتر تربیت پاکر علمی اور عملی کردار کے ساتھ پروان چڑھے تا جماعت کی وہ ذمہ داری جو عنقریب اُن پر آنیوالی ہے اسے اُٹھانے کے قابل بن سکیں اور اس کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کو غلبہ حاصل ہو۔ سچ ہے کہ موجودہ زمانہ میں جماعت کی ترقی کے دو ہی ذرائع ہیں۔ ایک تبلیغ اور دوسرا آئندہ نسل کی تربیت۔ بھائیو آج جماعت کی ترقی اور وسعت کے پیشِ نظر احمدی نونہالوں کی تربیت اور تنظیم بہت ضروری امر ہے۔ تاکہ احمدی نونہال بہتر تربیت پاکر اور تنظیم سے وابستہ ہوکر میدانِ عمل میں آئیں اور اسلام اور احمدیت کی مضبوطی و ترقی کا موجب بنیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ:-

"وہی قوم زندہ سمجھی جاسکتی ہے کہ
جس کی آنیوالی پود زیادہ عزم والی
ہوتی ہے۔ جس کی آنے والی پود زیادہ
قربانی کرنیوالی ہوتی ہے۔ جس کی پود نظم
پر قائم ہوتی ہے اور روحانیت کو
حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے"۔

(الفضل ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۵۰ء)

ہمارے پہلے بزرگ ہمارے لئے روشنی کے مینار تھے وہ جماعت کے ستون تھے جنہوں نے اپنی ساری زندگی اسلام اور احمدیت کی خاطر وقف کردی وہ ہستیاں جماعتی مفاد کی خاطر اپنی جانوں کی پرواہ بھی نہ کرتی تھیں۔ ان کی ہر حرکت جماعت کے لئے آبیاشی کا کام دیتی تھی۔ وہ آج آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ کی منشاء و رضاء کے تحت ہماری جماعت سے جُدا ہوتی جارہی ہیں۔ اس کی وجہ سے جماعت میں ایک حد تک خلاء کا عالم ہے اور جماعتی تنظیموں میں بھی ایک حد تک ان بزرگ ہستیوں کے اُٹھ جانے کی بناء پر ان کی غیر حاضری کا احساس ہو رہا ہے۔

اس موقعہ پر ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کی آئندہ نسل پختہ عزائم کے ساتھ، ولولہ اور جوش کیساتھ جماعت کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے آگے بڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس خلاء کو جو جماعت کی عظیم شخصیتوں کے اُٹھ جانیکی بناء پر پیدا ہو گیا ہے پُر کرے اور جماعت کے اندر جو کمزوری کی حالت پیدا ہونے کا ڈر ہے اُسے دُور کرے تا جماعت کے پہلے بزرگوں نے جماعت کی ترقی اور مضبوطی کے لئے جو محنتیں اور کوششیں اور قربانیاں کی ہیں وہ رائیگاں نہ جائیں حضور نے ایک اور موقع پر ترقی کرنے والی قوموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :-

"میں نے پہلے بھی متواتر جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ قوموں کی کامیابی کے لئے کسی ایک نسل کی درستی کافی نہیں ہوتی۔ جو پروگرام بہت لمبے ہوتے ہیں وہ اسی وقت کامیاب ہوتے ہیں جبکہ متواتر کئی نسلیں ان کو پورا کرنے میں لگی رہیں۔ جتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہو۔ اگر اتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لئے نہ دیا جائے تو ظاہر ہے کہ وہ کسی صورت میں مکمل نہیں ہو سکتے اور اگر وہ مکمل نہ ہوں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ پہلوں نے اس پروگرام کی تکمیل کے لئے جو محنتیں اور کوششیں اور قربانیاں کی ہیں وہ سب رائیگاں گئیں"

اس حوالہ سے واضح ہوجاتا ہے کہ ہماری جماعت کا کام بہت وسیع ہے اور فی الحقیقت اصلاحِ خلق کا کام ایک لمبے عرصے کا تقاضا کرتا ہے اس کے لئے ایک یا دو نسلوں کی ضرورت نہیں بلکہ متواتر کئی نسلوں کی ضرورت ہے جو کہ اس کے لئے دن اور رات ایک کر دیں تب جا کر ایسے کام مکمل ہوتے ہیں اور یہ تب ہی ممکن ہو سکتا ہے کہ جب ہر آنیوالی نسل اس بات کے لئے ہمہ تن مصروف ہو کہ اس نے جماعت کی ترقی کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دینا۔ اور جب ہر فرد کیا بوڑھا اور کیا جوان اور کیا بچہ اور کیا عورت سب یہی سمجھیں کہ جماعت کا ستون میں ہوں۔ اگر مجھ میں تھوڑی سی کمزوری واقع ہوئی تو جماعت کو نقصان پہنچے گا اور جب آئندہ نسل کے دل میں یہ عزم ہو کہ جب تک ہمارے اندر سانس باقی ہے ہم جماعت کے لئے نہ دن کو آرام سے بیٹھیں گے نہ شام تک کہ اسلام اور احمدیت ساری دنیا پر غالب نہ آجائے اور ہر طرف سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صدائیں بلند نہ ہونے لگیں۔

بھائیو آؤ ہم عزم کریں کہ جب تک ہماری جان میں جان ہے ہم جماعت کی خاطر اپنی جان۔ مال۔ وقت اور عزّت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں گے اور شدید سے شدید مشکل کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حق و صداقت پر قائم رہیں گے ہمیشہ تنظیم کے ساتھ وابستہ رہیں گے اور ہمیشہ ہمت اور جوش۔ پختہ عزم۔ بلند ہمتی اور جوانمردی سے کام لیں گے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں گے۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں گے۔ تا وہ دن جلد آئے جب ہم اس مقصد کو پالیں جس کے لئے خدا تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو کھڑا کیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو ان مقاصد میں کامیاب کرے اور ہماری رہنمائی فرمائے اور اس کی تائید و نصرت ہمارے شاملِ حال ہو۔

آمین یا ربّ العالمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا

خداوندا تُو اپنا فضل کر دے ✤ مرے دل میں محبّت اپنی بھر دے
محبّت پاک لوگوں کی عطا کر ✤ فِدائی اپنے بندوں کو تُو کر دے
عطا ہو دین کی خدمت کی طاقت ✤ مجھے خدّامِ احمدؑ میں سے کر دے
ملے عمر دراز و تندرستی ✤ مرا گھر رزقِ طیّب سے بھی بھر دے
تری رحمت ہے حاوی کُل جہان پر ✤ مری بخشش کے ساماں آپ کر دے
مَیں جس پہ چل کے تیرے پاس پہنچوں ✤ عطا مجھ کو وہ سیدھی راہ کر دے
ملے اسلام کو غلبہ نمایاں ✤ یہ دن ادبار کے اب دُور کر دے

یہی بسملؔ دُعا ہے دردِ دل سے
رضا اپنی عطا اللہ! کر دے

(جناب فضل الرحمٰن صاحب بسملؔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ بھیرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیڈی پیسے کی کہانی اسکی اپنی زبانی

(مرسلہ زاہدہ محمود۔ لاہور)

ایک دن مَیں ہوسٹل سے سکول جا رہی تھی۔ میرے ہاتھ میں چند پیسے تھے۔ اچانک ایک ٹیڈی پیسہ میرے ہاتھوں سے نکل زمین پر گر پڑا۔ مجھے جلدی تھی اس لئے پیسہ نہ اُٹھایا۔ یوں بھی اگر ٹیڈی پیسہ گر جائے تو کون اٹھاتا ہے۔ ابھی مَیں دو قدم بھی نہ چلی تھی کہ آواز آئی "ذرا ٹھہریئے!" مَیں نے اِدھر اُدھر دیکھا لیکن وہاں تو کوئی نہ تھا۔ مَیں بڑی حیران ہوئی یہ آواز آئی کہاں سے! اتنے میں پھر آواز آئی "مجھے اٹھایئے مَیں آپ کی ملکیّت ہوں"۔ یہ آواز ٹیڈی پیسے سے آ رہی تھی۔ مَیں دم بخود ہو گئی۔ آخر ڈرتے ڈرتے پیسہ اُٹھایا۔

اور پھر تو جیسے ٹیڈی پیسے کو رواں دواں زبان مل گئی اور بولتا ہی چلا گیا کہ "آپ مجھے حقیر پیسہ سمجھتی ہیں چھوٹا سا۔۔۔۔ جس کی کوئی حقیقت نہیں لیکن آپ کو کیا معلوم میری زندگی کن مراحل سے گذر کر ٹیڈی پیسے کا روپ دھارتی ہے۔ جب مجھے یوں بے حقیقت سمجھ کر گرا دیا جاتا ہے تو مجھے اِس قدر دُکھ ہوتا ہے کہ مَیں بیان نہیں کر سکتا۔ شاید لوگ میرے حالاتِ زندگی سے عدم واقفیت کی بناء پر ایسا کرتے ہیں۔ لیکن آج میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اور مَیں چاہتا ہوں کہ یہ چھلک ہی پڑے اور میری زندگی آپ کے سامنے بے نقاب ہو جائے اور۔۔۔۔ اور۔۔۔۔ پھر شائد آپ کی نظروں میں میری کچھ وقعت ہو جائے اور آپ دوسرے لوگوں کو بھی میری حقیقت سے آگاہ کر دیں۔

اچھا سنئے! میری زندگی کا آغاز لاہور کے قریب باغبانپورہ میں پاکستان منٹ میں جو کہ شالامار باغ کے نزدیک ہے پروٹکل کی صورت میں ہوا۔ اس کے بعد مجھے ایک بھٹی جسے میٹلنگ کہتے ہیں میں جلایا گیا اور مجھ غریب کو اس قدر حرارت پہنچائی گئی کہ میرے وجود نے پگھل کر پانی کی شکل اختیار کر لی سُنہری اور چمکتے ہوئے پانی کی سی۔ اس کے بعد مجھے ایک قسم کے سانچوں میں ڈالا گیا۔ بھٹی آٹومیٹک طریق سے اُوپر اُٹھ گئی۔ ایک ڈرائیور سانچوں کو مشین کے ذریعے آگے کی طرف حرکت دیتا رہا اور مَیں سانچوں میں ڈھلتا رہا۔ ابھی ان سانچوں میں سکون کے چند سانس ہی لینے پایا تھا کہ میرے جسم کو جو اب موٹی سلاخوں کی صورت اختیار کر چکا تھا قینچی سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا اور ان ٹکڑوں کو مشین کے ذریعے ہموار کیا گیا۔ جب مَیں نے اپنے جسم کو ملائم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور چمکدار پایا تو میں خوشی سے پھولے نہ سمایا اس وقت زندگی مجھے حسین خواب معلوم ہونے لگی لیکن یہ خواب ادھورا ہی رہا کیونکہ مجھے اٹھا کر رولنگ ڈیپارٹمنٹ لایا گیا اور یہاں مجھ پر جو گزرا دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ یکے بعد دیگرے مجھے کئی مشینوں سے پریس کیا گیا اور اس تکلیف سے میں اس قدر پتلا ہو گیا جس قدر آپ مجھے اب دیکھ رہے ہیں۔ پھر مجھے ہموار اور پلین کیا گیا۔ اور اب میرے وجود کو جو گردشِ زمانہ سے باریک پتلے پتلے اور بڑے بڑے ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکا تھا کٹنگ مشین پر لے جا کر پیسے کے برابر کٹنگ کی گئی اور میرے ان بھائیوں کو جو خدا تعالیٰ کی رضا سے کٹنگ میں، ٹوٹے پھوٹے اور خراب ہو جاتے اور اس بقیہ میٹل کو جو کٹنگ کے بعد بچتا دوبارہ ان تمام مشکل مراحل سے گزرنا پڑتا یہ کہتے ہوئے ٹیڈی پیسے نے آہ! کی اور کہا خدایا تیرا بڑا شکر ہے تو نے مجھے دوبارہ ان مراحل سے گذرنے سے بچایا۔ اس کے بعد مجھے ٹیمپر کیا گیا تاکہ میرے ننھے سے وجود کو پختگی حاصل ہو جائے۔ ٹیمپر کرنے کے لئے ایک چھلنی نما تختہ سا بنا ہوا تھا نیچے آگ جل رہی تھی آگ کی حرارت سے پھر جسم جلنے لگا اور میں دہکتے ہوئے کوئلے کی طرح سُرخ ہو گیا سلاخ آگے پیچھے ہوتی اور میرے بھائی پانی میں سے ہو کر اپنے جسم کو ٹھنڈک پہنچاتے ہوئے بوری میں جا گرتے۔ خدا خدا کر کے میری باری آئی اور میں نے جھٹ سے ٹھنڈے پانی میں غوطہ لگایا اور ایسا معلوم ہوا گویا میں جہنم میں اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد بہشت میں آگیا ہوں۔ لیکن مجھے زبردستی اٹھا کر بوری میں ڈال دیا گیا۔ پھر مجھے سوڈا اور صابن کے محلول سے خوب نہلایا گیا۔ میل کچیل کے دُور ہو جانے سے میں نے اپنے کو ہلکا پھلکا محسوس کیا اور پھر خشک کرنے کے لئے لکڑی کے برادہ میں ڈالا گیا تاکہ زنگ لگنے کا خطرہ باقی نہ رہے۔ اس کے بعد مجھے حکومتِ پاکستان کی مہر سے نوازا گیا۔ میری خوبصورتی بڑھانے کے لئے مہر لگانے کے ساتھ ہی خوبصورت کٹاؤ کناروں پر ڈالا گیا اور تب میں نے محسوس کیا کہ میں ایک عظیم اسلامی سلطنت کا پیسہ ہوں میرا سر فخر سے اونچا ہو گیا۔

یہ ہے میری سرگزشت۔ کیا آپ اب بھی مجھے اتنا ہی حقیر سمجھتی ہیں جتنا پہلے؟ میں نہ جانے کہاں سے ہوتا ہوا آپ کے پاس پہنچا ہوں اور آپ کے اس طرح گرا کر مجھے چھوڑ جانے سے بہت دُکھ ہوا۔ اور میں مجبور ہو گیا کہ آپکو اپنی رام کہانی سناؤں۔ اور میں آپ کے وقت کے ضیاع کیلئے معافی چاہتا ہوں۔

اور پھر ننھا منا ٹیڈی پیسہ بزرگانہ انداز میں یوں گویا ہوا ویسے بھی تو آجکل کے زمانہ میں پیسہ کس مشکل سے ملتا ہے۔ شاید آپ کے ابا جان پورے تیس ۳۰ دن صبح سے شام تک دفتر میں کام کرتے ہیں اور پھر کہیں جا کر تنخواہ پاتے ہیں۔ آپکی ٹیچرز شب و روز کام کرتی ہیں اور پھر کہیں جا کر تنخواہ وصول کرتی ہیں۔ مزدور کس مشکل سے پیسہ کماتا ہے خون پسینہ ایک کر دیتا ہے اس لئے آپ کو تو پیسے کی بہت قدر کرنی چاہیئے اور یونہی پیسے ضائع کرنیکی بجائے نہایت سوچ سمجھ کر نیک کاموں اور ضروریات پر صرف کرنا چاہیئے یہ کہا اور چپ سادھ لی۔ میں کافی دیر تک ٹیڈی پیسے کی باتوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(قسط نمبر ۲)

برفانی دیو

ترجمہ

مرزا نصیر احمد ربوہ

اس دستہ کو منظم کرنے کا خیال دراصل اس وقت پیدا ہوا جب ۱۹۱۲ء میں دنیا کے اس وقت کے سب سے بڑے جہاز ٹائی ٹینک (Titanic) کے ایک آئس برگ سے ٹکرا کر ڈوب جانے کا المناک حادثہ پیش آیا۔ ایک ہزار چھ سو مسافروں سے بھرا ہوا یہ جہاز جب اپنے پہلے سفر پر ساؤتھمپٹن (Southampton) سے روانہ ہوا تو جزائر نیوفاؤنڈلینڈ کی کیپ ریس (Cape Race) کے نزدیک یہ ایک بہت بڑے برف کے بہتے ہوئے ٹکڑے سے ٹکرا گیا اور اس میں اس قدر بڑا سوراخ ہو گیا کہ اس پر قابو پانا مشکل ہو گیا اور وہ جلد ہی مع تمام مسافروں کے ڈوب گیا۔ یہ پہلا حادثہ نہیں تھا بلکہ اسی سمندر یعنی شمالی اوقیانوس میں اس سے پہلے بھی ایک جہاز اسی طرح ایک آئس برگ سے ٹکرا کر تقریباً تباہ ہی ہو چلا تھا۔ ۱۸۷۹ء میں یہ جہاز "ایریزونا" (Arizona) نامی (جو اپنے وقت میں دوسرا بڑا جہاز تھا) جزیرہ نیوفاؤنڈلینڈ سے دو سو پچاس میل مشرق کی جانب اپنی پوری رفتار سے سفر کر رہا تھا کہ اچانک ایک آئس برگ سے ٹکرا گیا اور اب اس کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ یہ کسی وقت بھی ڈوب جاتا مگر اس کا عقلمند کپتان اپنی غیر معمولی ذہانت کی مدد سے ٹوٹے پھوٹے جہاز کو کنارے تک لانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے اس کی رفتار میں بے حد کمی کر دی اور یہ بھیانک سفر ڈیڑھ دن میں ختم ہوا۔ برف کے ٹکڑے سے ٹکرانے کے نتیجہ میں اس کے عرشوں پر تین سو ٹن برف پڑی ہوئی تھی اور جہاز کا اگلا حصہ برف سے ٹکرا کر ماچس کی ڈبیہ کی مانند پچک چکا تھا۔

بین الاقوامی گشتی دستے کے جہازوں کا ہیڈ کوارٹر نیوفاؤنڈلینڈ میں ارجنٹیا (Argentia) کے مقام پر واقع ہے۔ یہ جہاز آئس برگوں اور موسم کی اطلاع اپنے ہیڈ کوارٹر میں ریڈیو کے ذریعہ پہنچاتے ہیں اور ہیڈ کوارٹر سے یہ اطلاعات دن میں دو مرتبہ ریڈیو پر نشر کی جاتی ہیں کہ کس کس راستے پر آئس برگ پہنچنے والے ہیں۔ ان آئس برگوں کی تعداد ہر سال مختلف ہے۔ تاہم اوسطاً ہر سال تقریباً چار سو کے قریب آئس برگ ان جہازی راستوں میں حائل ہوتے ہیں۔ ارجنٹیا میں ایک ہوائی بیڑہ بھی متعین کیا گیا ہے جو جہازی راستوں میں حائل ہونے والے آئس برگوں کو دریافت کرنے اور ان کی نگرانی کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کام میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مزید سہولت پیدا کرنے کے لئے اب تک سائنسی تدابیر پر غور و عمل ہوتا رہا ہے اور آجکل ان برف کاٹنے والے جہازوں کو ایک خاص قسم کے ہتھیاروں سے لیس کیا گیا ہے جن سے یہ معلوم کرنے میں مدد ملتی ہے کہ آئس برگ کا کتنا حصّہ پانی کے اندر ہے اور اسکی نوکیلی شاخیں کتنی دُور تک سمندر میں پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ معلومات بیش بہا ہوتی ہیں کیونکہ ایک جہاز جو آئس برگ سے کافی ہٹ کر سفر کر رہا ہو پھر بھی اس کے زیرِ آب پھیلے ہوئے حصّوں کی وجہ سے خطرہ میں پڑ سکتا ہے۔ اِس آلے (ECHO SOUNDER) کے ذریعہ پانی کے اندر ریڈیائی لہریں پھینکی جاتی ہیں۔ یہ لہریں جب کسی ٹھوس چیز سے ٹکراتی ہیں تو یہ اپنے اصل مرکز کی طرف لوٹتی ہیں۔ چنانچہ لہروں کے اپنے مرکز سے نکلنے اور واپس آنے میں جتنا عرصہ لگتا ہے اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ ٹھوس چیز جس سے ٹکرا کر یہ لہر واپس آئی ہے یہاں سے کتنی دُور ہے۔ اس آلے کی مدد سے اس کے حصّوں کا سمندر میں اصل پھیلاؤ بھی معلوم کیا جا سکتا ہے قطب شمالی کے گلیشئرز جن سے آئس برگ ٹوٹ کر سمندر میں آجاتے ہیں کے کچھ مزید حصّے بھی دریافت کرنے کی کوشش کی گئی ہے چنانچہ ۱۹۴۶ء سے لے کر آج تک اس گشتی دستہ نے یہ دریافت کیا ہے کہ اکثر آئس برگ قطبِ شمالی کے بیس میں سے صرف ایک یا دو گلیشئروں سے ٹوٹ کر سمندروں میں نکل آتے ہیں۔

چمکدار دھوپ میں آئس برگ اپنے کٹاؤ اور مختلف الزاویہ ہونے کی وجہ سے جب سورج کی شعاعوں کو مختلف زاویوں میں منعطف کرتا ہے تو اس وقت بہت ہی خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ صرف یہی خوبصورتی ایک دفعہ شمالی اوقیانوس کی سفری تاریخ میں ایک دلچسپ حادثہ کا سبب بنی۔ یہ ۱۸۹۳ء کا ذکر ہے۔ ایک جہاز "یورشیا" نامی سمندر میں اپنے سفر کے دوران ایک آئس برگ کے قریب سے گذرا۔ دھوپ ہونے کی وجہ سے وہ مختلف رنگوں میں بہت خوبصورت دکھائی دے رہا تھا مسافر اس دلفریب نظارہ کو دیکھ کر اپنے کمروں سے نکل کر عرشہ جہاز پر آگئے۔ یہ دیکھ کر کپتان مسافروں کو زیادہ محظوظ کرنے کے لئے جہاز کو آئس برگ کے اور قریب لے گیا چند لمحوں کے بعد جہاز میں ایک شدید قسم کا دھکا محسوس کیا گیا۔ دراصل وہ زیرِ آب ایک آگے کو نکلی ہوئی برف کی نوکدار شاخ سے ٹکرایا اور برف کے حصّے ٹوٹ ٹوٹ کر سمندر میں بہنے لگے۔ ساتھ ہی خوفزدہ مسافروں کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے جہاز ان کے قدموں کے نیچے سے اوپر کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ کیونکہ برف کے بعض بہت بڑے بڑے حصّے جب ٹوٹ کر علیحدہ ہو گئے تو اس تودے کا توازن برقرار نہ رہ سکا اور وہ ہچکولے کھانے لگا۔ جس حصّہ کے اوپر جہاز آچکا تھا اور پرائی اور اپنی غیر معمولی جسامت کی وجہ سے جہاز کو بھی ہوا میں کافی بلندی تک اُٹھا دیا اور چند لمحے کے بعد جب وہ حصّہ (SHELF) دوبارہ پانی میں گیا تو پھر جہاز پانی میں آگیا۔ جہاز کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ اور اس معجزانہ بچاؤ کے بعد کپتان نے انتہائی پھرتی سے جہاز کو اس حصّہ سے پیچھے کی طرف کھینچ لیا اور قسم کھائی کہ آئندہ وہ ان تودوں سے حتی الوسع اپنے جہازوں کو دُور رکھنے کی کوشش کرے گا خواہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتنے ہی خوبصورت کیوں نہ دکھائی دیں۔

اسی طرح ایک اور موقع پر کینیڈا کے ایک جہاز کے کپتان نے اپنے جہاز کو تباہی سے بچا لیا۔ دورانِ سفر ایک آئس برگ اچانک ہی اس کی نظر پڑا جو سمندر میں سے بہت کم باہر نکلا ہوا تھا جیسے ہی اس کی نظر پڑی اس نے کوشش کی کہ وہ اپنے جہاز کو ایک پہلو سے نکال لے جائے مگر اسی اثنا میں جہاز اس برگ سے ٹکرا چکا تھا گو اس کوشش کا ایک فائدہ ضرور ہوا وہ یہ کہ جہاز اس تودے سے پہلو وار ٹکرانے سے بچ گیا ورنہ اس کے پیندے میں سوراخ ہو جاتا اور وہ ڈوب جاتا۔ تاہم وہ جھٹکا اتنا زبردست ضرور تھا کہ عملہ کے دو آدمی اس میں مارے گئے۔ جہاز کو بہت معمولی نقصان ہوا اور اس کو بغیر کسی خطرہ کے کنارے پر پہنچا دیا گیا۔

اس قسم کے واقعات سے یہ بات عیاں ہے کہ ان حالات میں جبکہ ان آئس برگوں سے ہر وقت جہازوں کو خطرہ لاحق رہتا ہے۔ اس "بین الاقوامی برفانی گشتی دستہ" (International Ice Patrol) کو کیا اہمیت حاصل ہے۔

(بقیہ صفحہ ۳۲) ٹھیک کہتے ہیں۔ ایسا سوال ہر ایک کو کرنا چاہیئے تاکہ پروگرام کے ماتحت تعطیلات گذریں اور بعد میں آپ کو یہ افسوس نہ ہو کہ فلاں اچھے لڑکے نے جس طرح تعطیلات گزاریں کاش! میں بھی اسی طرح گزارتا۔ دعوے تو ہر کوئی بہت کر سکتا ہے اصل چیز عمل ہوتا ہے جبتک عمل نہ ہو دعوے کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی پس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ میں جو پروگرام بنا رہا ہوں اس پر پورا اترنے کی مجھے توفیق

اطفال الاحمدیہ کی سرگرمیاں

(بقیہ صفحہ ۳۵)

فرمایا اور بتایا کہ اولاد ایک الٰہی نعمت ہے اور اسی نعمت کی قدر کرنی چاہیئے اور اس کی قدر اس کی اچھی تربیت سے ہی ہو سکتی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے اکرام اولاد پر بہت زور دیا اور ان تمام ذرائع کو استعمال میں لانے کے ساتھ ساتھ بچوں کے لئے ہر وقت والدین کو دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔

جناب صاحب صدر نے تین چیزوں پر زور دیا کہ بچوں کے سامنے نیک نمونہ اختیار کیا جائے۔ ان کے لئے دعا کی جائے اور اولاد کی قربانی دی جائے اور اسی طرح غلط پیار۔ لاپرواہی اور خود غرضی سے بچایا جائے۔ اجتماعی دعا پر یہ بابرکت اجلاس سوا پانچ بجے شام نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا علاوہ بچوں کے تمام احباب جماعت (مرد و زن) نے اس تقریب میں شمولیت فرمائی اور باوجود وسیع مکان کے اس دن تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔

اس موقعہ پر "البرق کمپنی" نے مفت پنکھے مہیا فرمائے اور جلال ٹینٹ ہاؤس نے سائبان اور دریاں فراہم کیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

آخر میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس نئی ننھی مجلس کو پروان چڑھائے اور اس کا ہر قدم جادۂ ترقی پر گامزن ہو۔

(خاکسار منیر احمد ناظم اطفال الاحمدیہ رحیم یار خاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیائے احمدیت کی خبریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ماہِ جون میں حضور پُرنور کو ضعف کی تکلیف زیادہ رہی ہے۔ آپ کو Bedsore کی تکلیف بھی رہی بعض اوقات رات کو دیر سے نیند آتی رہی۔ بعض مشہور ڈاکٹر آپ کے معائنہ کے لئے آئے اور علاج تجویز کیا۔ تاہم حضور اطال اللہ بقاءہٗ اکثر سیر کے لئے تشریف لے جاتے رہے اور بہت سے احباب جماعت کو وقتاً فوقتاً شرفِ ملاقات بھی بخشتے رہے۔ عزیز بچو! ہمارے پیارے امام ہمارے درمیان ایک بہت ہی قیمتی وجود اور نادر موتی ہیں۔ ان کی صحتِ کاملہ وعاجلہ اور کام والی لمبی عمر کیلئے اپنی دعاؤں کو تیز سے تیز تر کر دو۔

مبلغینِ اسلام کی آمد و رفت

ماہِ جون میں ایک مبلغِ اسلام بیرون پاکستان سے فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ربوہ واپس تشریف لائے اور تین مبلغین بیرونِ پاکستان تشریف لے گئے۔ ربوہ میں ان چاروں مبلغینِ کرام کے الوداع اور استقبال کے لئے سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ پھولوں کے ہاروں کے ساتھ تشریف لائے اور اپنے مجاہد بھائیوں سے مصافحے اور معانقے کئے ربوہ میں آنے اور بیرون پاکستان تشریف لے جانیوالے مبلغین کرام کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

۱۔ مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ مشرقی افریقہ ۶۔ جون کو ربوہ پہنچے۔

۲۔ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ جرمنی ۷۔ جون کو ربوہ سے روانہ ہوئے۔

۳۔ مکرم مولوی عبدالشکور صاحب مبلغ سیرالیون ۱۱۔ جون کو ربوہ سے روانہ ہوئے۔

۴۔ مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان مبلغ سیرالیون ۱۱۔ جون کو ربوہ سے روانہ ہوئے۔

کینیا (مشرقی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام

کینیا میں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ تبلیغِ اسلام کے تین مراکز ممباسہ، کسمّوں اور نیروبی میں قائم ہیں۔ ممباسہ مشن کے انچارج مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب، کسمّوں کے مکرم قاضی نعیم الدین صاحب اور نیروبی کے مکرم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی نورالحق صاحب انور ہیں۔ مکرم انور صاحب امیر جماعتہائے مشرقی افریقہ ہیں۔ آپ سالِ رواں کی سہ ماہی اوّل کی رپورٹ کارگذاری میں تحریر فرماتے ہیں کہ ممباسہ کے واحد بااثر اخبار "ممباسہ ٹائمز" میں مکرم صوفی صاحب ہر جمعہ کے روز اسلام کے مختلف عنوانات کے تحت ایک آرٹیکل لکھتے ہیں۔ مسلمان اور غیر مسلم سب اسے دلچسپی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ مشرقی افریقہ میں تبلیغِ اسلام سے متأثر ہو کر ممباسہ کے ایک بارسوخ مسلمان عالم محترم شیخ شریف علوی صاحب نے اپنے دورۂ ممالکِ اسلامیہ کے دوران مکّہ مکرمہ اور مدینہ منوّرہ کے علماء سے برملا کہا کہ

"آپ لوگ بے شک خدامِ حرمین ہونے
کے باعث لائقِ صد عزّت ہیں لیکن جہاں
تک دینِ اسلام کی خاطر علمی جدّ و جہد
کا تعلق ہے آپ لوگ احمدیوں کی گرد
کو بھی نہیں پا سکتے۔"

گسمّوں کے ایک نئے احمدی دوست محترم عبداللہ صاحب نے عیسائیت سے اسلام عنوان کے تحت انگریزی زبان میں ایسٹ افریقن ٹائمز اخبار کے لئے ایک بہت عمدہ مضمون لکھا۔ نیروبی میں ہمارے مبلّغ کو ایک سوشل تقریب میں شرکت کی دعوت ملی۔ انہوں نے وہاں گورنر جنرل سے ملاقات کی اور انہیں تبلیغ کی۔ ۱۴۔ مارچ کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہدِ خلافت پر پچاس برس گزرنے کے موقعہ پر کینیا کے تینوں مراکز میں جلسے ہوئے کینیا میں عرصہ زیر رپورٹ میں ایک درجن سے زائد افراد داخلِ اسلام ہوئے۔ الحمد للہ تعالیٰ۔

غانا (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام

غانا کے انچارج مشن محترم عطاء اللہ صاحب کلیم ہیں جنوری کے پہلے ہفتہ میں جماعتہائے احمدیہ غانا کی سالانہ کانفرنس لوکل مرکز سالٹ پانڈ میں منعقد ہوئی۔ اس میں ملک کے تمام اطراف سے پانچ ہزار نمائندگان نے شرکت کی اور تبلیغی پروگرام بنائے گئے۔ وزیر اعظم سنگاپور کی قیادت میں ملیشیا کا ایک وفد غانا آیا جس کا استقبال ہوائی اڈہ پر کیا گیا اور سٹیٹ ہاؤس میں جماعت کے ایک وفد نے وزیر اعظم کو ایڈریس پیش کیا اور انگریزی ترجمہ قرآن کریم اور دیگر تبلیغی لٹریچر پیش کیا جو انہوں نے بخوشی قبول کر لیا۔ وزیر اعظم ٹرینیڈاڈ مع چند وزراء جن میں ایک مسلمان وزیر بھی تھے کماسی میں تشریف لائے۔ ہوائی اڈہ پر اور پھر ایک دعوت کے موقع پر ان سے ملاقات ہوئی۔ مسلمان وزیر نے احمدیہ سیکنڈری سکول دیکھنے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ ان کو سکول لایا گیا اور وہاں انہیں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اور بعض دیگر کتب بھی پیش کی گئیں۔ سنٹرل ریجن میں جماعت نے ایک نئی مسجد -/۳۰۵۳ پونڈ کی لاگت سے تعمیر کی۔ اس کے افتتاح کی تقریب پر تمام ریجن سے جماعتیں شامل ہوئیں۔ نیز سینکڑوں غیر مسلم جن میں علاقہ کے چیفس اور ڈسٹرکٹ کمشنر بھی شامل تھے تشریف لائے۔ محترم کلیم صاحب نے تقریر کی اور مسجد کا افتتاح کیا اس پر حاضرین نے مبلغ -/۶۸۴ پونڈ مسجد کے لئے پیش کئے۔

عرصہ زیر رپورٹ ایک نئی جماعت علاقہ اڈانسی میں قائم ہوئی۔ غانا میں عرصہ زیر رپورٹ متعدد جلسے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے گزشتہ سالوں کا ریکارڈ توڑ کر ۲۹۱۶/ پونڈ کی رقم خدمتِ اسلام کے لئے پیش کی۔ عرصہ زیر رپورٹ کل ۱۱۷ افراد نے احمدی مبلغین کے ذریعہ اسلام قبول کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ملجیم کے بادشاہ کو تبلیغ اسلام

گزشتہ ایام میں ملجیم کے بادشاہ سنگاپور تشریف لائے۔ اس موقعہ پر جماعتِ احمدیہ سنگاپور نے دو کتب انگریزی قرآن کریم اور لائف آف محمد صلے اللہ علیہ وسلم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی) انہیں پیش کئے۔ اس کے علاوہ ایک ٹائپ شدہ خوش آمدید ایڈریس بھی ان کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں انہیں اسلام کا سنجیدگی سے مطالعہ اور تحقیق کرنے کی دعوت بھی دی گئی تھی۔ شاہ نے تحائف اور ایڈریس شکریہ کے ساتھ قبول فرمائے اور بعد میں کونسل جنرل بلجیم مقیم سنگاپور کی وساطت سے تحریری طور پر بھی نہ صرف شکریہ ادا کیا بلکہ قرآن کریم کے مطالعہ کا وعدہ بھی کیا۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا طلباء سے خطاب

ربوہ ۱۲ جون — امسال امتحان میٹرک میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا بہت شاندار نتیجہ نکلنے پر اظہارِ تشکر کے رنگ میں ایک تقریب منعقد کی گئی اس کی صدارت کے فرائض صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے سرانجام دئے۔ آپ نے اپنے صدارتی خطاب میں طلباء سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک بہت بلند نصب العین مقرر فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ احمدی بچے علم کے میدان میں دنیا سے سبقت لے جائیں اور حقائق الاشیاء پر عبور حاصل کر کے غلط علوم جدیدہ کی گمراہیوں کو دنیا میں آشکارا کریں اور تعلیم الاسلام کی صداقت کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اس نصب العین میں کامیابی کا بھی اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے مگر شرط یہ ہے کہ ان تھک محنت اور پُرزور دعاؤں سے کام لیا جائے۔

مسجد مبارک میں درس قرآن مجید

محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری بعد نماز عصر مسجد مبارک میں درس قرآن مجید دیتے ہیں۔ نگران بورڈ کے فیصلہ کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ہفتہ میں دو روز (اتوار اور بدھ) درس قرآن مجید دینا شروع کیا ہے۔ آپ نمازِ مغرب سے نصف گھنٹہ قبل درس دیتے ہیں۔ جس دن آپ نے درس دینا ہوتا ہے اس دن محترم قاضی صاحب کا درس نہیں ہوتا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے ۱۳ جون کو اس درس کا افتتاح کیا تھا۔ آپ نے ابتدائے قرآن مجید (سورۃ فاتحہ) سے درس دینا شروع کیا ہے۔ آپ کا درس روحانی معارف سے پُر بہت دلچسپ اور تفصیلی ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریری مقابلہ

میں موسمِ گرما کی تعطیلات کیسے گذارونگا؟

مندرجہ بالا موضوع پر جو مضامین موصول ہوئے ہیں ان میں سے اوّل اور دوم آنیوالے مضامین درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ آئندہ ماہ کے لئے یہ موضوع مقرر کیا جاتا ہے:۔

"صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز حالات"

یہ موضوع امتحان بدر الاطفال کے نصاب میں بھی شامل ہے اس لئے امید ہے کہ بچے اس میں زیادہ دلچسپی لیں گے اور محنت کے ساتھ مضامین تیار کر کے مقررہ تاریخ (۲۸ جولائی) تک ضرور دفتر تشحیذ میں پہنچا دیں گے۔ اس مقابلہ میں جن بچوں کے مضامین اوّل اور دوم رہیں گے انہیں مکرم مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے خاص انعامات دینے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ (ادارہ)

---

(۱)

تمام سال پڑھائی میں صرف کرنے کے بعد طالبعلموں کو دو ماہ کی چھٹیوں سے نوازا جاتا ہے اور اس کے پس پردہ بہت سی اغراض ہوتی ہیں۔ اوّل تو یہ کہ جولائی اگست اتنے شدید گرم مہینے ہیں کہ ان دنوں میں گھر سے قدم نکالنا ہی قیامت ہے اور سکول جانا اور چمکتی ہوئی دھوپ میں شدید گرم لُو کے تھپیڑوں میں واپس آنا تو گویا خود بیماری کو بُلانا ہے اسی لئے ان دو ماہ کے لئے سرکاری طور پر تمام سکولوں میں چھٹیاں ہو جاتی ہیں۔ ایک نظریہ ان کے پیشِ نظر یہ بھی ہوتا ہے کہ تمام سال مسلسل پڑھائی سے دماغ ایک قسم کی تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں اور خاص طور پر شدید گرمی میں تو جسم بالکل ہی طاقت کھو بیٹھتا ہے اس لئے چھٹیاں طاقت بحال کرنے کا بھی ذریعہ ہیں تاکہ لوگ صحت افزا مقامات پر جا کر تازہ دم ہو کر واپس لوٹیں اور جو یہ توفیق نہیں رکھتے وہ اپنے گھروں ہی میں گرمی سے بچ کر پڑھائی میں یا اور کاموں میں چھٹیاں گزارتے ہیں۔

چھٹیاں ایک انمول عطیہ ہیں۔ اور چونکہ یہ گرمی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موسم کا لازمی جزو ہیں اس لئے جونہی گرمی شروع ہوتی ہے تعطیلات کی آمد کا انتظار شدت سے ہونے لگتا ہے۔ اور طرح طرح کے پروگرام بنتے ہیں۔ محنتی اور ذہین طلباء اپنے آپ کو ان چھٹیوں میں زیادہ سے زیادہ مطالعہ کے لئے مستعد کرتے ہیں ـــــ مگر نکمے اور کھلنڈرے بچے اسے کھیلنے کا نادر موقعہ خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ ع

نظر اپنی اپنی خیال اپنا اپنا

ہر سال تعطیلات آتی ہیں اور گذر جاتی ہیں۔ اور ہم ان کے نقشِ پا ہی ڈھونڈتے رہ جاتے ہیں۔ مگر ؎

سراغِ عمرِ رفتہ ہاتھ کیا آئے
کہیں جس کا نشانِ پا نہ پایا

اکثر طلباء کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ ان چھٹیوں میں تمام سال کی کمی کی کسر نکال ڈالیں گے مگر منصوبے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ جب کھیل کے میدان میں دوستوں کے قہقہے سنائی دیتے ہیں۔ اور ۔۔۔ جب نیند رات کو سونے پر مجبور کر دیتی ہے۔ ۔۔۔ اور دوستوں کی معیت میں پکنک منانا تو چھٹیوں میں کارِ ثواب سمجھا جاتا ہے ۔۔۔ لیکن اس تمام ناکامی کی اصل وجہ کیا ہے۔ صرف اور صرف غیر مستقل مزاجی۔ اس عظیم قوت کی عدم موجودگی میں انسان کچھ بھی پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتا۔

چنانچہ اس سال کی چھٹیوں کے پروگرام کے لئے سب سے پہلے تو ہم نے اس شعر کا انتخاب کیا ہے ؎

ہر کام کو ہموار بنا سکتی ہے
حاصل ہے اگر قوتِ ثابت قدمی

ہمارے رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مستقل مزاجی کو بہت پسند فرمایا ہے۔ اور چند دنوں کی خوب گریہ وزاری سے عبادت کرنے کی نسبت باقاعدگی کی صرف پانچ نمازوں کو ہی فوقیت دی ہے۔ چنانچہ اس عادت کو دماغ میں اچھی طرح راسخ کر لینے کے بعد ہم باقی پروگرام بنائیں گے۔

چھٹیاں ہونے میں ابھی کچھ دن باقی ہیں۔ مگر انتظار بڑی شدت سے ہو رہا ہے کیونکہ اس دفعہ ہم نے قدرت کے شاہکار کوہ مری کے سر بفلک پہاڑ جن کی چوٹیاں بادلوں سے ڈھکی رہتی ہیں کے دیکھنے کا ارادہ بنایا ہے اور تمام پاکستانی مری کے قدرتی مناظر کی دلکشی کے قائل ہیں اور یہ ہمارے لئے چونکہ پہلا موقعہ ہے اور ابھی تک ہم نے صرف مری کے رنگین نظاروں کے متعلق سنا ہی ہے دیکھنے کا اتفاق تو اب ہوگا اس لئے دل خوشی سے جھوم رہا ہے۔ اور خود اپنی آنکھوں سے دیکھنا تو سننے کی نسبت کہیں دلفریب ہوگا۔ کیونکہ

لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ

ہمیں چھٹیوں کا کام مل چکا ہے اور ہم ۱۰ جولائی کو ہم روانہ ہو جائیں گے اور پھر تین روز کے بعد ہم اپنے پروگرام کو عملی جامہ پہنائیں گے۔ صبح سویرے اُٹھ کر نمازِ فجر ادا کیا کریں گے جس میں اپنے پیارے آقا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے باقاعدگی سے اور دردِ دل سے دعا کرنے کو اپنا شعار بنالیں گے پھر کچھ دیر کے لئے نظارۂ قدرت کا مطالعہ کرنے کے لئے اور تازہ ہوا کا لطف اٹھانے کے لئے سیر کی جائیگی اور پھر ناشتہ اور گھر کے کاموں میں امّی جان کا ہاتھ بٹانے کے بعد مطالعہ شروع ہوگا۔ تمام چھٹیوں کا کام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت صفائی اور دلی لگاؤ سے کریں گے تاکہ اساتذہ ہماری کاوشوں سے خوش ہو جائیں اور ہمیں ہماری محنت کا صلہ مل جائے۔ اس وقت کی تین گھنٹوں کی پڑھائی کے بعد دوپہر کا کھانا اور نمازِ ظہر کے بعد آرام ۔۔۔ اور پھر چار بجے اُٹھ کر نمازِ عصر پڑھ کر چائے پی کر جب تازہ دم ہوں گے تو اپنی پسند کی کھیل کا حظ اٹھائیں گے۔ شام کے وقت بھی کچھ پڑھائی ہوگی اور ہلکی سی سیر بھی۔۔ تاکہ دماغ تازہ رہے اور روزانہ آدھا سیپارہ کلامِ پاک میں سے باترجمہ پڑھیں گے تاکہ ان چھٹیوں میں مکمل ہو جائے اور دل و روح اس کلام سے ایک روحانی سرور حاصل کریں۔۔ یہ ہمارا روزانہ کا پروگرام ہوگا۔۔۔

اور۔۔۔ جب چھٹیوں کا کام ختم ہو جائے گا تو ہم اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کردہ پاکیزہ کتب کو بغور پڑھیں گے۔ اور ایک دفعہ نہیں بلکہ تین تین دفعہ تاکہ ہمارے دل صحیح رنگ میں احمدیت کی حقیقت سے روشناس ہو جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تو فرمایا ہے کہ جو احمدی میری ہر کتاب کو تین دفعہ نہیں پڑھ لیتا وہ متکبر احمدی ہے اور وہ صحیح احمدی نہیں اور میں ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔۔۔ آپ کی کتب ایک الٰہی نشان ہیں جو ظلمت میں بھٹکے ہوؤں کو صحیح راہ پر لانے کے لئے بہترین رہنما ہیں اس لئے ان کا مطالعہ نہایت ضروری چیز ہے۔ چنانچہ یہ چھٹیاں ہمارے لئے نادر موقعہ ہیں کہ ہم ان سے استفادہ حاصل کریں۔ اور اس عظیم مقصد کو حل کرنے کے بعد جب دل مطمئن ہو جائے گا تو ہم اپنی نصابی کتب کی دھرائی کرنے کے بعد دینی رسائل اور اخبارات کا مطالعہ کریں گے اور پھر ہمیں امید ہے کہ اتنے طویل پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہی ہماری چھٹیاں ہمیں داغِ مفارقت دے جائینگی جس کا نعم البدل سکول کھلنے کی صورت میں ملے گا۔ انشاء اللہ العزیز

امید ہے کہ ہمارا یہ مرتب شدہ پروگرام پسند آئیگا اور۔۔۔ ایک ضروری بات تو رہ گئی کہ ان چھٹیوں میں ہمیں دو تشحیذ ملیں گے جو کہ گرانقدر سرمایۂ تعطیلات ہوں گے اور یہ تو ظاہر ہی ہے کہ جس دن ہمیں یہ ملیں گے ہم اس دن کی سیر اور پہلی قدمی کو خیرباد کہہ دیں گے۔۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور شروع سے آخر تک ایک ہی سانس میں پڑھ کر تسلی سے بعد میں کھانا کھائیں گے تاکہ ٹھیک طرح ہضم ہو سکے۔ تشحیذ کے لئے مضامین لکھنا بھی ہمارے پروگرام میں شامل ہے۔

اب تشحیذی بچوں سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے لئے دعا کریں کہ خدائے عزّ و جل ہمیں اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا کرے اور صرف اس پر ہی ہمارے دل کو تسکین نہ ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر نیک مقاصد پورے کرنیکی آرزو ہو اور یہ شعر ہماری زندگی کا آئینہ بن جائے۔

منزل کو پا کے بھی نہ قدم مطمئن ہوئے
کس درجہ پختگی میرے عزمِ سفر میں ہے

(امۃ المجیب۔ ربوہ)

(۲)

چند دنوں میں موسمِ گرما کی تعطیلات شروع ہونیوالی ہیں۔ اس وقت تک مجھے میرے کئی ہم جماعت لڑکے بتا چکے ہیں "بھئی فلاں تاریخ کو تعطیلات ہو رہی ہیں!" یہ کچھ اس نرالے انداز سے بتایا جاتا کہ میں فوراً مخاطب کی طرف دیکھنے لگتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور میرے منہ سے بے اختیار یہ نکل جاتا کہ "اچھا تو پھر آپ کیا کریں گے؟" اور وہ حیران سا ہو کر میری طرف دیکھنے لگتا کہ گویا میں نبطی ہوں، پاگل ہوں۔ بھلا یہ بھی کوئی سوال ہے کہ چھٹیاں کیسے گذاری جائیں گی؟

ایک عام طالب علم تو اس سوال کا شاید یہی جواب دیگا کہ جس طرح اب یہ دن گذار رہا ہوں اسی طرح چھٹیاں بھی گذاروں گا۔ بس صرف سکول ہی نہیں جاؤں گا یہی فرق ہوگا لیکن ایک احمدی طالب علم کا جواب یقیناً یہ نہیں ہوگا۔ ایک احمدی طالب علم کی حیثیت سے مندرجہ بالا سوال کا جواب یہ ہوگا کہ میں سحری کے وقت اٹھتے ہی فوراً رات کے کپڑے بدل کر مسجد کی طرف جایا کروں گا اور ورزش کی خاطر دوڑ لگایا کروں گا۔ پھر مسجد میں آکر ٹونٹیوں میں پانی بھرنے کے بعد نہایا کروں گا اور نمازِ تہجد ادا کیا کروں گا۔ اتنی دیر میں آذان کا وقت ہو جایا کرے گا چنانچہ آذان دے کر مسجد میں لگے ہوئے چارٹس کو دیکھا کروں گا جن پر بہت سی آیات اور حدیثیں وغیرہ لکھی ہوئی ہیں۔ اس طرح ان میں سے بہت کچھ یاد ہو جائے گا نماز (باجماعت) ادا کرنے کے بعد میں دوسرے طفل بھائیوں کے ساتھ تلاوت قرآن پاک کیا کروں گا اور جب سورج نکلنے والا ہوگا تو گھر واپس آکر کھانا کھاؤں گا جو میری غیر حاضری میں تیار ہو چکا ہوگا۔ ساڑھے آٹھ بجے تک مطالعہ کرنے کے بعد بازار سبزی وغیرہ لینے جایا کروں گا۔ اسی اثنا میں دوست جائیں گے۔ اب میں پبلک لائبریری میں جا کر مطالعہ کیا کروں گا بارہ بجے لائبریری بند ہو جاتی ہے، واپس آؤں گا اور کھانا کھا کر قیلولہ کروں گا۔ اتنی دیر میں ظہر کا وقت ہو جائے گا اور میں مسجد چلا جاؤں گا۔ نماز کے بعد میرا پروگرام پھر بازار کا ہوا کرے گا۔ اسی دوران میں ڈاک آجایا کرے گی، چنانچہ بازار سے آتے ہی الفضل کا مطالعہ کروں گا۔ اس کے بعد عصر تک مطالعہ کروں گا عصر کی اذان کے سنتے ہی پھر مسجد کی طرف چل پڑوں گا۔ اور پھر مسجد سے قائد صاحب خدام الاحمدیہ کے پاس جا کر انہیں پچھلے روز کی کارروائی کی رپورٹ دے کر اس دن کی کارروائی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سے متعلقہ امور کے لئے مشورہ لیکر وہیں سے سکول کھیلنے چلا جایا کروں گا۔ سکول گراؤنڈ سے مسجد تک کا فاصلہ تقریباً پانچ فرلانگ ہے اس لئے سورج غروب ہونے سے کچھ قبل ہی واپس آؤں گا۔ نمازِ مغرب کے بعد مسجد ہی میں ہونیوالے اجلاس کے بعد گھر آجایا کروں گا۔ کھانا کھانے کے بعد عشاء تک پھر پڑھنا ۔ ۔ ۔ اور پھر عشاء کی نماز پڑھ کر فوراً سو جایا کرونگا تاکہ صبح جلدی اٹھ سکوں ۔ ۔ ۔

اس کے علاوہ پک نک۔ تبلیغ و تعلیم لٹریچر کے پروگرام بھی بنائے جائیں گے جن پر اجتماعی طور پر عمل کیا جائے گا۔ تعطیلات میں میں ربوہ بھی جاؤں گا۔ انشاء اللہ۔

پک نک اور تبلیغ و تعلیم لٹریچر اور وقارِ عمل نیز خدمتِ خلق کے پروگرام بہت دلچسپ ہوں گے بطور ناظم اطفال الاحمدیہ حافظ آباد بہتر سے بہتر اور دلچسپ سے دلچسپ تر پروگرام مرتب کروں گا تاکہ جہاں تعطیلات حصولِ علم اور وقار، خواہش و سلیقہ عمل میں بیش بہا زیادتی کا ذریعہ بنیں وہاں اپنے دامن میں دلچسپیاں بھی لپیٹے ہوئے ہوں۔

پروگرام بنانے کے بعد میں نے اس پر غور کیا تو مجھے یہ تعطیلات کا پروگرام بہت مفید معلوم ہوا۔ اب مجھے یہ معلوم ہوا کہ وہ لوگ جو یہ سوال کرتے ہیں "موسمِ گرما کی تعطیلات آپ کیسے گذاریں گے؟"

(باقی صفحہ ۳۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الطفال الاحمدیہ کی سرگرمیاں

محمد آباد میں تربیتی اجتماع

یہ اجتماع مورخہ ۲۶، ۲۷ مارچ ۶۴ء احاطہ تعلیم الاسلام مڈل سکول محمد آباد میں منعقد ہوا۔ اس میں محمد آباد کے علاوہ کریم نگر اور نور نگر فارم کے اطفال بھی شامل ہوئے۔ اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم مولوی رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ شروع ہوئی۔ عزیم مبارک احمد عارف نے تلاوت قرآن پاک کی خاکسار نے تمام اطفال کو کھڑا کر کے ان سے عہد دہرایا۔ اور بعد میں مبشر احمد نے نہایت خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔

مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مربی مجلس الطفال الاحمدیہ محمد آباد نے گزشتہ اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ محمد آباد نے مکرم صاحبزادہ مرزا وسیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا وہ روح پرور پیغام جو کہ آپ نے خاص طور پر اس اجتماع کے لئے ارسال کیا تھا پڑھ کر سنایا جس کو نہ صرف بچوں بلکہ تمام خدام اور انصار نے بھی بہت غور سے سنا۔ اس میں آپ نے بچوں کو ان کے شاندار مستقبل کی طرف توجہ دلائی کہ اگر وہ دنیا میں توحید قائم کریں اور تمام لوگوں کو اچھی باتوں کی طرف دعوت دیں۔ اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھیں۔ اپنے بدن کی صفائی اور ہمیشہ سچ بولیں۔ خدا کے ساتھ سچی محبت پیدا کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو زمین و آسمان کی بادشاہت عطا کرے گا۔

اس پیغام کے بعد مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے سادہ الفاظ میں بچوں کو چند نصائح فرمائیں۔ آپ نے خاص طور پر اس حدیث کا تذکرہ کیا جس میں آتا ہے کہ تمام بچے فطرتِ صحیحہ پر پیدا ہوتے ہیں اور یہ ان کے والدین ہی ہیں جو ان کو یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔ اس سے آپ کا منشا یہ تھا کہ ہم اپنے ماحول کو ایسا بنائیں کہ ہماری آئندہ نسلیں احمدیت کیلئے باعث فخر ثابت ہوں۔

بعد ازاں صدر صاحب کی درخواست پر مکرم حافظ صاحب نے اجتماع کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی اور اس طرح پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ دعا کے بعد کھیلوں کا پروگرام شروع ہوا۔ سب سے پہلے دوڑیں۔ پھر فٹ بال، مشاہدہ و معائنہ کے مقابلہ جات شروع ہوئے اس کے بعد نماز ظہر و عصر اور کھانے کے لئے دو گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ ٹھیک ۲ بجے تلقینِ عمل کا پروگرام شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض مولوی رحمت اللہ صاحب نے ہی ادا کئے اس کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے جس میں مقابلہ تقاریر۔ مقابلہ تلاوت اور معلوماتِ عامہ وغیرہ شامل تھے۔ ۴½ بجے کے قریب معیارِ اوّل کو ذہانت کا پرچہ اور معیار دوم کو بھی عام دینی معلومات کا پرچہ دیا گیا۔ ہر دو پرچے کافی دلچسپ تھے اور پانچ بجے کے قریب پہلے دن کا پروگرام ختم ہوا۔

دوسرے دن سب سے پہلے کبڈی کے مقابلہ جات شروع ہوئے۔ تقریباً دوسری تمام کھیلوں کی طرح اس میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی دو معیار رکھے گئے تھے۔ مقابلہ کافی دلچسپ تھا۔ اسکے بعد میوزیکل چیئرز کا مقابلہ شروع ہوا۔ ان ہر دو کھیلوں میں لوگ توقع سے زیادہ آئے اور اس طرح بہت رونق ہوئی۔ اس طرح دوسرے دن کا کھیلوں کا پروگرام بھی ختم ہوا۔

بعد ازاں عام دینی و دنیاوی معلومات (یعنی واقفیتِ عامہ) کے مقابلے شروع ہوئے جو کہ تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہے۔ اس میں بھی دونوں معیاروں کے لئے علیحدہ علیحدہ انتظام تھا۔ اس کے بعد تمام بچوں کو رخصت دیدی گئی۔

نماز جمعہ کے بعد تقسیم انعامات کا پروگرام مولوی رحمت اللہ صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس کا آغاز بھی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا اور پھر تقسیم انعامات کا سلسلہ شروع ہوا۔ مجلس کی طرف سے دئے جانے والے انعاموں کے لئے تقریباً تمام احمدی دوستوں نے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے بہت سے انعامات اپنی طرف سے پیش کئے اور اس طرح ہمارے ساتھ پورا کیا۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

آخر صدر صاحب کی درخواست پر مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے دعا فرمائی اور اس طرح یہ مختصر اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

رحیم یار خاں میں تقریب یوم والدین

مؤرخہ ۵ جون بعد نماز جمعہ چوہدری فضل احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع رحیم یار خاں کے مکان واقع غلہ منڈی میں یوم والدین کی تقریب بڑے اہتمام و انتظام کے تحت منائی گئی۔

یہ اجلاس جمعہ کی نماز کے بعد مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی صدارت میں ٹھیک تین بجے تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا جو خان عبدالقادر صاحب نے کی۔ اس کے بعد ملک بشیر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے عہد دہرایا جو سب خدام نے کھڑے ہو کر بڑی تنظیم اور وقار سے ادا کیا۔ عبدالمجید صاحب نائب قائد نے ترنم سے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد خاکسار نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی کارکردگی کی رپورٹ احباب کی خدمت میں پیش کی۔ رپورٹ کے بعد سب سے پہلے مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے تربیتِ اولاد کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ نے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینے کے متعلق خاص طور پر زور دیا۔ آپ کے بعد مولوی عبدالقدیر صاحب (مبلغ مغربی افریقہ) نے اسی موضوع پر اظہارِ خیال فرماتے ہوئے بتایا کہ تربیتِ اولاد بڑا اہم مسئلہ ہے اس پر قوموں کا انحصار ہے اس لئے بچوں کی تربیت میں نرمی اور سختی دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ ان کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب نسیم سابق مبلغ مغربی افریقہ نے تربیت کے مسئلہ کو بین الاقوامی مسئلہ قرار دیتے ہوئے وہ تجاویز پیش فرمائیں جن کو بروئے کار لاتے ہوئے ہم اس فرض سے سبکدوش ہو سکتے ہیں۔ مولانا نسیم صاحب کے بعد مکرم محمد الشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ رحیم یار خاں نے اسی موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار (باقی ص ۲۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیاستدان کوّا

پیارے بچو! آج تک تو آپ کے کانوں تک یہی بات پہنچی ہو گی کہ فلاں شخص بہت سیاستدان ہے لیکن آپ حیران ہوں گے کہ کوّا بھی سیاستدان ہوتا ہے اور سیاست میں انسان سے کم درجہ نہیں رکھتا۔ اس کی سیاست اور عقلمندی کے بیسیوں واقعات لکھے جا سکتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک گاؤں میں کسی کسان کا گھوڑا مر گیا اس کی موت کے بعد مالک نے اس کی لاش کو گاؤں سے باہر کھیت میں پھینک دیا۔ تمام مُردار کھانیوالے جانوروں کو کانوں کان خبر ہوئی وہ لاش پر ٹوٹ پڑے۔ کتوں نے ایک ایک عضو لیا اور علیحدہ بیٹھ کر کھانے لگے اور لاش کی بوٹی تک اس کی اصلی جگہ پر نہ چھوڑی سب چٹ کر گئے۔ اڑنے والے جانوروں کو بہت تشویش ہوئی جن میں ایک کوّا بھی تھا۔ وہ بھی بیچارا بڑی دُور سے خبر سُن کر آیا تھا لیکن جب اسے ناکامی ہوئی تو بہت افسردہ ہوا آخر تھک کر واپس اپنے مقام کی طرف جانے لگا۔ بھوک سے نڈھال ہوا جا رہا تھا۔ قریب تھا کہ گر جائے لیکن اچانک ہی اس نے کتے کو ہڈی چباتے دیکھا اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اسے امید کی کرن روشن معلوم ہونے لگی۔ اس کا دل خوشی اور مسرت سے اچھلنے لگا۔ وہ سوچنے لگا۔ آخر اسے ایک ترکیب سُوجھی۔ اچانک وہ اُڑا اور کتے کے سامنے جا کر ناچنے لگا۔ اس کا خیال تھا کہ جب یہ غافل ہو جائے تو میں جھپٹ کر ہڈی چھین لوں گا۔ لیکن کتا اس کی حرکات سے ذرا بھر متاثر نہ ہو بلکہ اپنے کام میں مگن رہا۔ کوّا اپنی ناکامی پر سخت پشیمان ہوا اور اسے سخت ندامت اور شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا لیکن اس نے ہمت نہ ہاری۔ اچانک اُسے اپنا ایک دوست ملا اسے سارا ماجرا سُنایا۔ وہ بھی اپنے دوست کی مدد کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ وہ بھی بڑا ذہین اور عقلمند تھا اچانک اُڑا اور کتے کی پیٹھ پر بیٹھ کر اپنی نوکدار چونچوں سے اسے نوچنے لگا جب اس نے اپنی تیز تر چونچیں اس کے جسم میں پیوست کیں تو خون کے فوارے بہنے لگے۔ کتا شدید تکلیف اور درد کی وجہ سے بے چین ہو گیا اور اس سخت تکلیف کو برداشت نہ کر سکا۔ ہڈی چھوڑ کر مقابلہ کرنے کے لئے کمربستہ ہو گیا لیکن کوّا اُڑ کر اس کی زد سے باہر ہو جاتا۔ اور وہ اپنا سا منہ لے کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہ جاتا۔ آخر تنگ آکر پھر ہڈی پر بیٹھ کر نوچنے لگتا کوّا ادھر اپنا کام شروع کر دیتا۔ کتّا تنگ آکر اس کے پیچھے بھاگا۔ دوسرا کوّا پھرتی سے اڑا اور ہڈی کو لے کر ایک درخت پر بیٹھ گیا۔ دونوں نے باتفاق گوشت تقسیم کیا اور اپنے اپنے گھروں کو چلتے بنے۔ اس کے بچّے خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔

(ظفر اقبال احمد متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

تو بیٹھی ڈھول بجا

گرمی کا موسم تھا اور دوپہر کا وقت۔ ایک آدمی تن تنہا کھیتوں کے درمیان ایک پگڈنڈی پر جا رہا تھا وہ کسی بستی کی تلاش میں تھا کہ وہاں چند گھڑی آرام کر سکے۔ اسے درختوں کے جھنڈ میں ایک کنواں دکھائی دیا جس پر چند عورتیں پانی بھر رہی تھیں۔ عورتوں میں سے ایک نے گھوم کر دیکھا اور کہنے لگی بہنوں خاموش رہو امیر خسرو کھڑے ہیں جو بڑے اچھے گیت سنایا کرتے ہیں۔ میں نے انہیں خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے دربار میں دیکھا تھا۔ جب عورتیں امیر خسرو کی جانب متوجہ ہوئیں تو ان میں سے ایک کہنے لگی بھائی خسرو مجھے چرخے کا گیت سناؤ۔ اتنے میں ایک کتّا اپنی پیاس بجھانے کے لئے کنوئیں پر آنکلا تو دوسری بولی میں تو کتّے کا گیت سنوں گی۔ تیسری بولی مجھے تو کھیر کا گیت سنائیں۔ اور چوتھی عورت بولی دیکھئے میں تو ڈھولک کا گیت سننا چاہتی ہوں اور جب تمام عورتیں اپنی اپنی باتیں کہہ چکیں تو امیر خسرو نے اسی وقت فرمایا ؎

کھیر پکائی جتن سے چرخہ دیا جلا
آیا کتّا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا

امیر خسرو یہ کہہ کر آگے چل دئے لیکن عورتیں یہ گیت سن کر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئیں +

(محمد احمد نعیم غلّہ منڈی۔ ربوہ)

برخوردار

اے خدا تو جلد وہ دن لا جب ہمارے پیارے تشحیذ کے صفحات میں اضافہ ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تشحیذ کا سرورق

مکرم بھائی جان! السلام علیکم

جون کا تشحیذ اپنی روایتی شان کے ساتھ شائع ہوا۔ سرورق پر قلبِ یورپ میں تعمیر ہونے والی پُرعظمت وعظیم الشان مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی تصویر پُرتنویر دیکھ کر دل شاد ہوا۔ یورپ میں تعمیر ہونیوالی اس مسجد کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دیکھ کر خدائے بلند ولازوال کی وحدانیت اور اس کے جلیل الشان رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت وحقانیت کا تابناک نشان دل میں قائم ہو جاتا ہے۔

نذیر احمد خادم چک ۱۸۹/۷-R ضلع بہاولنگر

پہلا پرچہ اور پہلی خواہش

محترم بھائی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

پہلی بار تشحیذ کا پیارا پرچہ ملا۔ پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ اور جب تشحیذ کا مطالعہ کیا تو اور بھی خوشی محسوس ہوئی۔ کیونکہ تشحیذ ہر لحاظ سے ایک مفید اور کارآمد رسالہ ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس رسالے کو اور بھی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ میں نے اس شمارہ میں نظمیں کہانیاں پڑھیں تو وہ خاص طور پر مجھے بہت پسند آئیں۔

جمال الدین۔ احمدیہ مسجد پشاور شہر

اپنی پسند اور ایک شکایت

مکرمی بھائی جان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و

جون کا تشحیذ ملا جب تک سارا نہ پڑھ ڈالا دل کو اطمینان نہ آیا۔ کہانیاں "کامیاب زندگی کے گُر" "ثبوت نگر" اور "ایثار" بہت پسند آئیں۔ ہاں بھائی جان! ایک بات کہنا چاہتا ہوں، پہلے بھی ہمارے ایک بھائی نے اس طرف توجہ دلائی تھی وہ یہ کہ دوسرے رسالوں سے نقل کئے ہوئے لطیفے پیارے تشحیذ میں شائع نہ کیا کریں۔ داؤد احمد طاہر ربوہ

دُعا

پیارے بھائی جان! السلام علیکم

۱۸ جون کو تشحیذ ملتے ہی دل باغ باغ ہو گیا۔ اب تشحیذ پہلے سے کہیں زیادہ ترقی کر گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے رحم وکرم سے اسے مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ طارق سلیم ۲۲۹/۲ جوہر آباد۔ کراچی ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود تشحیذ — سوال و جواب

"بھائی جان"

بشارت احمد۔ کھاریاں

س۔ مصائب اور مشکلات کے وقت انسان کو کیا کرنا چاہیئے؟

ج۔ اپنے ربّ کو پکارنا چاہیئے جو دعاؤں کو سُننے اور مشکلات کو دُور کرنے والا ہے۔

طارق سلیم۔ کراچی

س۔ قادیان کا سب سے پہلا اخبار کونسا تھا؟

ج۔ الحکم

س۔ میرا مضمون "اتفاق" کب شائع ہوگا؟

ج۔ اگر قابلِ اشاعت ہوا تو مناسب وقت پر ضرور شائع ہو جائے گا۔

جمال الدین۔ پشاور

س۔ بھائی جان! تشحیذ مل کر مجھے بے حد خوشی کیوں محسوس ہوتی ہے؟

ج۔ اس لئے کہ یہ آپ کا اپنا رسالہ ہے۔

س۔ بھائی جان! سائیکل کا موجد کون ہے؟

ج۔ ۱۸۶۰ء میں ایک فرانسیسی سائنسدان میسورک نے سائیکل کا ایک معمولی سا ڈھانچہ ایجاد کیا تھا بعد میں اصلاحات ہوتی رہیں۔

داؤد احمد طاہر۔ ربوہ

س۔ "عربی تمام زبانوں کی ماں ہے"۔ اس کے کیا معنی؟

ج۔ ابتدائے دنیا کے وقت عربی ہی تمام انسانوں کی زبان تھی۔ بعد میں انسانوں کے دنیا میں پھیلنے کے ساتھ ساتھ عربی الفاظ سے ہی اور زبانیں بنتی چلی گئیں اسی لئے عربی تمام زبانوں کی ماں ہے۔

س۔ بھائی جان! خواب میں متواتر تین روز آلو بخارے کھانے کی کیا تعبیر ہے؟

ج۔ پہلے کچھ آلو بخارا ہمیں بھی بھیجئے پھر اس کی تعبیر بتائی جا سکے گی۔

نذیر احمد خادم۔ چک ۱۴۶ ضلع بہاولنگر

س۔ کیا آپ میری نظم شائع کر دیں گے؟

ج۔ ضرور بشرطیکہ قابلِ اشاعت ہوئی۔

س۔ انسانی عظمت کا راز کیا ہے؟

ج۔ محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ مخلوق۔

مبارک احمد جہلمی۔ ربوہ

س۔ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شادی ہوئی تھی؟

ج۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شادی نہیں کی تھی۔

س۔ دنیا کی سب سے بڑی نہر کہاں واقع ہے؟

ج۔ مصر میں نہر سویز (۱۰۱ میل لمبی، ۴۰ فٹ گہری اور ۱۹۷ فٹ چوڑی)۔

(باقی صفحہ ۴۰ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قلمی دوستی

نام۔ حفیظ احمد ضیغم
تعلیم۔ فصل ثالث
مشاغل۔ نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرنا۔ مضمون لکھنا اور خطوط کے جوابات دینا۔
پتہ۔ حفیظ احمد ضیغم متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ۔

نام۔ محمد احمد نعیم
تعلیم۔ ہفتم
مشاغل۔ نماز پڑھنا۔ چندہ دینا اور ٹکٹیں جمع کرنا۔
پتہ۔ معرفت چوہدری غلام احمد صاحب دکاندار سیالکوٹ ہاؤس غلہ منڈی۔ ربوہ

نام۔ ملک نصیر احمد جاوید
تعلیم۔ ہفتم
مشاغل۔ نماز پڑھنا۔ مطالعہ اخبارات و رسائل اور کرکٹ کھیلنا۔
پتہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

نام۔ جمال الدین
تعلیم۔ ہفتم
مشاغل۔ مطالعہ تشحیذ۔ ٹکٹیں جمع کرنا اور کرکٹ کھیلنا
پتہ۔ گورنمنٹ مڈل سکول جہانگیر پورہ پشاور۔

محفل تشحیذ (بقیہ ۳۹)

س۔ دنیا کا سب سے لمبا انسان کہاں رہتا ہے اور اس کا نام کیا ہے؟

ج۔ کیوں خیر تو ہے۔ کیا آپ کو تو یہ دعویٰ نہیں؟

محمد افضل تسنیم جہلمی۔ ربوہ

س۔ دنیا کی سب سے سرنگ کہاں واقع ہے؟

ج۔ جاپان میں سرنگ ٹنا (ریل کی سرنگ)

س۔ کیا یہ درست ہے کہ زمین کے اندر مخلوق ہے؟

ج۔ یقیناً۔ یہ چیونٹیاں اور دیگر کیڑے مکوڑے زمین کے اندر ہی تو بل بنا کر رہتے ہیں۔

س۔ مغربی پاکستان میں دینی علم کا سب سے بڑا مرکز کہاں واقع ہے؟

ج۔ ربوہ میں۔

تشحیذ کی توسیع اشاعت میں حصہ لیکر ۱۵۱۵ سے تعاون فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

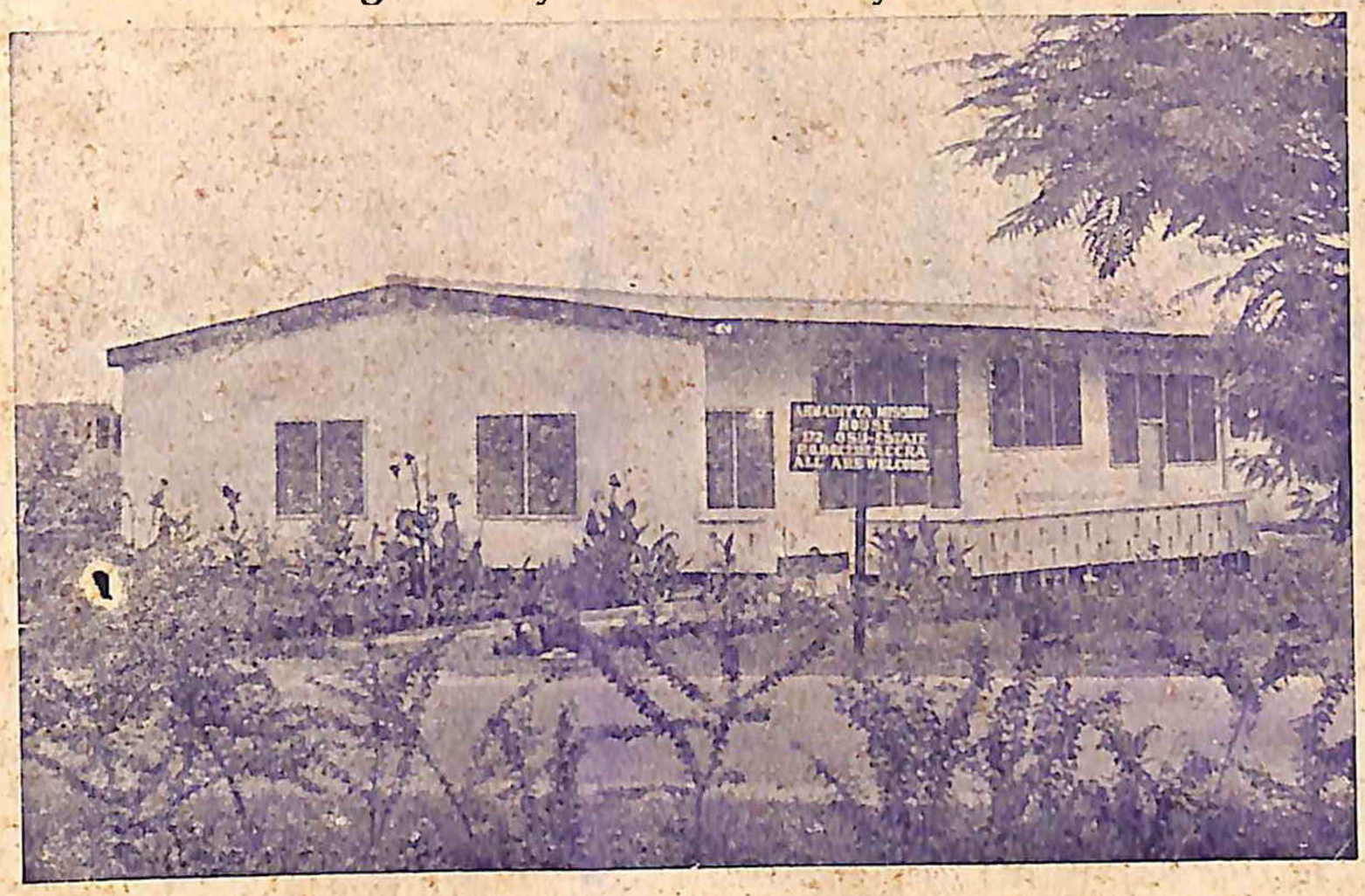

مسجد احمدیہ پٹس برگ (امریکہ)

احمدیہ مشن ہاؤس اکرا (گھانا)

ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا۔